بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد 47

وَلَقَد نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدرٍ وَّ اَنتُم اَذِلَّةٌ

شمارہ 31

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ یا 20 ڈالر امریکن

5 ربیع الثانی 1419 ہجری 30 وفا 1377 ہش 30 جولائی 98ء

لندن ۲۴ جولائی ۹۸ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں۔ آج حضور انور نے مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور جلسہ سالانہ برطانیہ کیلئے آنے والے مہمانوں اور میزبانوں کو ہدایات دیں 'اکرام ضیف کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا حامی و ناصر ہو اور ہر آن آپکی تائید و نصرت فرمائے۔

تم اپنے سچے خداوند خدا اپنے حقیقی خالق اپنے واقعی معبود کی شناخت اور محبت اور اطاعت کیلئے پیدا کئے گئے ہو

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

اس جگہ میں بعض ان لوگوں کا وسوسہ بھی دُور کرنا چاہتا ہوں جو ذی مقدرت لوگ ہیں اور اپنے تئیں بڑا فیاض اور دین کی راہ میں فدا شدہ خیال کرتے ہیں لیکن اپنے مالوں کو محل پر خرچ کرنے سے بکلّی منحرف ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر ہم کسی صادق مؤید من اللہ کا زمانہ پاتے جو دین کی تائید کیلئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوتا تو ہم اس کی نصرت کی راہ میں ایسے جھکتے کہ قربان ہی ہو جاتے۔ مگر کیا کریں ہر طرف فریب اور مکر کا بازار گرم ہے۔ مگر اے لوگو! تم پر واضح رہے کہ دین کی تائید کیلئے ایک شخص بھیجا گیا لیکن تم نے اسے شناخت نہیں کیا۔ وہ تمہارے درمیان ہے اور یہی ہے جو بول رہا ہے پر تمہاری آنکھوں پر بھاری پردے ہیں۔ اگر تمہارے دل سچائی کے طلب گار ہوں تو جو شخص خدا تعالیٰ کے ہمکلام ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس کا آزمانا بہت سہل ہے۔ اُس کی خدمت میں آؤ۔ اس کی صحبت میں دو تین ہفتے رہو۔ تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو اُن برکات کی بارشیں جو اُس پر ہو رہی ہیں اور وہ حقانی وحی کے انوار جو اس پر اُتر رہے ہیں اُن میں سے تم بچشم خود دیکھ لو۔ جو ڈھونڈتا ہے وہی پاتا ہے جو کھٹکھٹاتا ہے اسی کیلئے کھولا جاتا ہے اگر تم آنکھیں بند کر کے اور اندھیری کوٹھڑی میں چھپ کر یہ کہو کہ آفتاب کہاں ہے تو یہ تمہاری عبث شکایت ہے۔ اے نادان! اپنی کوٹھڑی کے کواڑ کھول اور اپنی آنکھوں پر سے پردہ اُٹھا۔ تا تجھے آفتاب نہ صرف نظر آوے بلکہ اپنی روشنی سے تجھے منوّر بھی کرے۔

بعض کہتے ہیں کہ انجمنیں قائم کرنا اور مدارس کھولنا ہی تائیدِ دین کیلئے کافی ہے۔ مگر وہ نہیں سمجھتے کہ دین کس چیز کا نام ہے اور اس ہماری ہستی کی انتہائی اغراض کیا ہیں اور کیونکر اور کن راہوں سے وہ اغراض حاصل ہو سکتے ہیں۔ سو انہیں جاننا چاہئے کہ انتہائی غرض اس زندگی کی خدا تعالیٰ سے وہ سچا اور یقینی پیوند حاصل کرنا ہے جو تعلقاتِ نفسانیہ سے چھڑا کر نجات کے سرچشمہ تک پہنچاتا ہے۔ سو اس یقین کامل کی راہیں انسانی بناوٹوں اور تدبیروں سے ہرگز کھل نہیں سکتیں۔ اور انسانوں کا گھڑا ہوا فلسفہ اس جگہ کچھ فائدہ نہیں پہنچاتا بلکہ یہ روشنی ہمیشہ خدا تعالیٰ اپنے خاص بندوں کے ذریعہ سے ظلمت کے وقت میں آسمان سے نازل کرتا ہے اور جو آسمان سے اُترا وہی آسمان کی طرف لے جاتا ہے سو اے وے لوگو! جو ظلمت کے گڑھے میں دبے ہوئے اور شکوک شبہات کے پنجہ میں اسیر اور نفسانی جذبات کے غلام ہو صرف اسمی اور رسمی اسلام پر نازمت کرو اور اپنی سچی رفاہیت اور اپنی حقیقی بہبودی اور اپنی آخری کامیابی انہی تدبیروں میں نہ سمجھو جو حال کی انجمنوں اور مدارس کے ذریعہ سے کی جاتی ہیں۔ یہ اشغال بنیادی طور پر فائدہ بخش تو ہیں اور ترقیات کا پہلا زینہ متصور ہو سکتے ہیں مگر اصل مدعا سے بہت دُور ہیں۔ شاید ان تدبیروں سے دماغی چالاکیاں پیدا ہوں یا طبیعت میں پُرفنی اور ذہن میں تیزی اور خشک منطق کی مشق حاصل ہو جائے یا عالمیت اور فاضلیت کا خطاب حاصل کر لیا جائے اور شاید مدّت دراز کی تحصیل علمی کے بعد اصل مقصود کے کچھ ممد بھی ہو سکیں۔ مگر تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود۔ سو جاگو اور ہوشیار ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ مبادا سفر آخرت ایسی صورت میں پیش آوے جو در حقیقت الحاد اور بے ایمانی کی صورت ہو۔ یقیناً سمجھو کہ فلاحِ عاقبت کی امیدوں کا تمام مدار و انحصار ان رسمی علوم کی تحصیل پر ہرگز نہیں ہو سکتا اور اس آسمانی نور کے اُترنے کی ضرورت ہے جو شکوک و شبہات کی آلائشوں کو دُور کرتا اور ہوا و ہوس کی آگ کو بجھاتا اور خدا تعالیٰ کی سچی محبت اور سچے عشق اور سچی اطاعت کی طرف کھینچتا ہے۔ اگر تم اپنی کانشنس سے سوال کرو تو یہی جواب پاؤ گے کہ وہ سچی تسلی اور سچا اطمینان کہ جو ایک دم میں رُوحانی تبدیلی کا موجب ہوتا ہے وہ ابھی تک تم کو حاصل نہیں۔ پس کمال افسوس کی جگہ ہے کہ جس قدر تم رسمی باتوں اور رسمی علوم کی اشاعت کیلئے جوش رکھتے ہو اس کا عشر عشیر بھی آسمانی سلسلہ کی طرف تمہارا خیال نہیں۔ تمہاری زندگی اکثر ایسے کاموں کیلئے وقف ہو رہی ہے کہ اوّل تو وہ کام کسی قسم کا دین سے علاقہ ہی نہیں رکھتے اور اگر ہے بھی تو وہ علاقہ ایک ادنیٰ درجہ کا اور اصل مدعا سے بہت پیچھے رہا ہوا ہے۔ اگر تم میں وہ حواس ہوں اور وہ عقل جو ضروری مطلب پر جا ٹھہرتی ہے تو تم ہرگز آرام نہ کرو جب تک وہ اصل مطلب تمہیں حاصل نہ ہو جائے۔ اے لوگو! تم اپنے سچے خداوند خدا اپنے حقیقی خالق اپنے واقعی معبود کی شناخت اور محبت اور اطاعت کیلئے پیدا کئے گئے ہو۔ پس جب تک یہ امر جو تمہاری خلقت کی علتِ غائی ہے بیّن طور پر تم میں ظاہر نہ ہو تب تک تم اپنی حقیقی نجات سے بہت دُور ہو اگر تم انصاف سے بات کرو تو تم اپنی اندرونی حالت پر آپ ہی گواہ ہو سکتے ہو کہ بجائے خدا پرستی کے ہر دم دنیا پرستی کا ایک قوی ہیکل بُت تمہارے دل کے سامنے ہے جس کو تم ایک ایک سیکنڈ میں ہزار ہزار سجدہ کر رہے ہو اور تمہارے تمام اوقات عزیز دنیا کی جق جق بک بک میں ایسی مستغرق ہو رہے ہیں کہ تمہیں دوسری طرف نظر اُٹھانے کی فرصت نہیں۔ کبھی تمہیں یاد بھی ہے کہ انجام اس ہستی کا کیا ہے! کہاں ہے تم میں انصاف! کہاں ہے تم میں اَمانت! کہاں ہے تم میں وہ راستبازی اور خدا ترسی اور دیانت داری اور فروتنی جس کی طرف تمہیں قرآن بلاتا ہے تمہیں کبھی بھولے بسرے برسوں میں بھی تو یاد نہیں آتا کہ ہمارا کوئی خدا بھی ہے۔ کبھی تمہارے دل میں نہیں گذرتا کہ اُس کے کیا کیا حقوق تم پر ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ تم نے کوئی غرض کوئی واسطہ کوئی تعلق اُس قیوّم حقیقی سے رکھا ہوا ہی نہیں۔ اور اس کا نام تک لینا تم پر مشکل ہے۔ اب چالاکی سے تم لڑو گے کہ ایسا ہرگز نہیں لیکن خدا تعالیٰ کا قانونِ قدرت تمہیں شرمندہ کرتا ہے جبکہ وہ تمہیں جتلاتا ہے کہ ایمانداروں کی نشانیاں تم میں نہیں۔ اگرچہ تم اپنی دنیوی فکروں اور سوچوں میں بڑے زور سے اپنی دانشمندی اور متانت رائے کے مدعی ہو۔ مگر تمہاری لیاقت تمہاری نکتہ رسی تمہاری دور اندیشی صرف دنیا کے کناروں تک ختم ہو جاتی ہے اور تم اپنی اس عقل کے ذریعہ سے اُس دوسرے عالم کا ایک ذرّہ سا گوشہ بھی نہیں دیکھ سکتے جس کی سکونت ابدی کیلئے تمہاری روحیں پیدا کی گئی ہیں۔ تم دنیا کی زندگی پر ایسے مطمئن بیٹھے ہو جیسے کوئی شخص ایک چیز ہمیشہ رہنے والی پر مطمئن ہوتا ہے۔ مگر وہ دوسرا عالم جس کی خوشیاں سچے اطمینان کے لائق اور دائمی ہیں۔ وہ ساری عمر میں ایک مرتبہ بھی تمہیں یاد نہیں آتا۔ کیا بدقسمتی ہے کہ ایک بڑے امر اہم سے تم قطعاً غافل اور آنکھیں بند کئے بیٹھے ہو اور جو گزشتنی گزاشتنی امور ہیں اُن کی ہوس میں دن رات سرپٹ دوڑ رہے ہو۔ تمہیں خوب خبر ہے کہ بلاشبہ وہ وقت تم پر آنے والا ہے جو ایک دم میں تمہاری زندگی اور تمہاری ساری آرزوؤں کا خاتمہ کر دیگا۔ مگر یہ عجیب شقاوت ہے کہ باوجود اس علم

(باقی صفحہ 9 پر ملاحظہ فرمائیں)

دعائے مغفرت

افسوس! محترمہ صاحبزادی امۃ المجید صاحبہ بیگم محترم بریگیڈیر وقیع الزمان صاحب مرحوم (بنت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ۲۰ر جولائی کو شام ساڑھے پانچ بجے کے قریب فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک بیٹا مکرم ماجد احمد خان صاحب جو کہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے دوسرے داماد ہیں۔ اور دو بیٹیاں بیگم مکرم سید قمر سلیمان صاحب اور بیگم مکرم سید طاہر احمد صاحب ناظر تعلیم ربوہ چھوڑے ہیں۔ مرحومہ کے شوہر محترم بریگیڈیر وقیع الزمان صاحب کی وفات سات آٹھ ماہ قبل ہوئی تھی۔

ادارہ اس سانحہ ارتحال پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز' جملہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے خاندان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دُعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام قرب سے نوازے اور جملہ پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

حضرت امیرالمومنین کا درس القرآن

جمعرات، ۲۲؍ جنوری ۱۹۹۸ء :

حضور انور نے آج درس القرآن نمبر ۲۰ میں فرمایا کہ مواقع نزول کے متعلق جو آیات پیش کی جارہی تھیں وہ اتنی تھیں کہ یہ اور اگلا رمضان بھی انہی میں لگ جاتا۔ حضور نے فرمایا کہ " فتحاً مُبیناً " کی آیت میں فتح قریب اور فتح بعید کی بات انشاء اللہ میں اتوار کے سوال وجواب میں بتاؤں گا۔ کیونکہ اب پھر یہ سوال اٹھایا گیا ہے کہ آپ حج کی بات کررہے ہیں وہ نہ حج کا وقت تھا نہ عمرے کا۔ حضور نے فرمایا کہ وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ اصل مقصد تو آنحضرت ﷺ کا حج کا تھا اور آپ نے تمام رسومات جو ادا کیں وہ حج کی تھیں۔ بعض سادہ لوگ خواہ عالم بھی ہوں وہ تفصیل نہیں سمجھتے اور ایسے سوال اٹھادیتے ہیں جن کے جواب پہلے دئے جاچکے ہیں۔

حضور انور نے سورۃ المنافقون کی آیت اِذَا جَاءَكَ المُنَافِقُونَ قَالُوا نَشهَدُ ---- الخ کی تشریح بھی فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ میرے نزدیک اس اہم آیت میں قرآن نے کھل کر قتل مرتد کے موضوع پر روشنی ڈال دی ہے۔ منافق آنحضرت ﷺ کے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو اللہ کا رسول ہے اور اللہ سے زیادہ کون جانتا ہے کہ تو اس کا رسول ہے۔ اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں حضور انور نے فرمایا کہ قتل مرتد کے لئے جو احادیث پیش کی جاتی ہیں وہ ان آیات سے کھلم کھلا ٹکراتی ہیں۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنایا اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ بہت برا ہے جو وہ کرتے ہیں یہ سارا نقشہ ان لوگوں کا تفصیل سے لکھا ہے کہ وہ ایمان لے آئے پھر کفر اختیار کیا اور یہ ارتداد ہی تو ہے۔ اس کے نتیجے میں ان کے دلوں پر مہر لگادی گئی ہے اور وہ شعور نہیں رکھتے اور حضور انور نے فرمایا یہ معین لوگ تھے جن کا نقشہ یہ تھا کہ ان کی ظاہری شکلیں اور جسم تجھے پسند آئیں گے۔ جب یہ باتیں کرتے ہیں تو تو ان کی باتیں سنتا ہے گویا وہ چنی ہوئی لکڑیوں کی طرح ایک ظاہری سجاوٹ ہیں۔ ہر آفت جو پڑتی ہے وہ سمجھتے ہیں کہ انہی پر ٹوٹے گی پس ان سے احتیاط برت۔ اللہ نے ان پر لعنت ڈالی ہے اور انہیں ہلاک کرنا اللہ کے اپنے ذمہ ہے۔ وہ نہیں جانتے کہ وہ کہاں بہکائے ہوئے چلے جاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ میرا استنباط یہ ہے کہ یہ معین لوگ تھے۔ جب آنحضرت ﷺ سے باتیں کرتے تو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے۔ اگر معین نہیں تھے تو پھر 'فاحذرھُم' کیوں کہا گیا۔ تمام صحابہ اس آیت کی شان نزول کو اس آیت کی روشنی میں جانتے تھے کہ یہ کون لوگ ہیں۔ اور آپ محتاط تھے تاکہ تمام مسلمانوں کو نقصان نہ پہنچے لیکن اس کے باوجود کہ خدا نے جو صاحب امر تھا اس کو بتادیا کہ یہ یہ لوگ ہیں۔ آپؐ نے ان کے قتل کا حکم نہیں دیا۔

حضور انور نے اس کے بعد مسجد ضرار والی آیات کے ذکر میں فرمایا کہ یہاں اس وقت جو ہماری مسجدوں کی بے حرمتی ہورہی ہے اس سلسلے میں یہ بیان ضروری ہے۔ قرآن مجید میں مسجدوں کے گرانے کا حکم نہیں ملتا اور اگر گرانے کا حکم خدا نے خود فرمایا ہے تو اس خاص مسجد کے متعلق ہے۔ حضور انور نے وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسجداً ضِراراً وَكُفراً وَ تَفريقاً... الخ تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ اس آیت کا اطلاق جماعت احمدیہ پر زبردستی کیا جاتا ہے۔ اس سے سند حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان کی مسجدیں گرانی جائز ہیں۔ ضمناً یہ بات بھی پیش نظر رکھیں کہ ہماری مساجد کو وہ مسجد کہتے ہی نہیں۔ ان کے نزدیک احمدی عبادت گاہیں ہیں اور وہ بھی غیر مسلموں کی عبادت گاہیں تو اس آیت میں مسجد ضرار سے احمدیوں کی مسجدیں گرانے کی سند کیسے لیتے ہیں۔ کیونکہ اس آیت میں مسجد کا ذکر ہے نہ کہ عبادت گاہ کا۔ پس جب وہ کہتے ہیں یہ معبد ہیں۔ احمدیوں اور غیر مسلموں کے تو غیر مسلم کے معبد کو مٹانا اس مسجد کے ضمن میں نہیں آتا۔ پس جب بھی وہ احمدی مسجد کو منہدم کرتے ہیں تو وہ اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ دراصل یہ مسجد ہے۔ اور وہ خود اپنے جھوٹے ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔ جہاں جہاں بھی مسجدوں کو منہدم کیا گیا ہے کبھی بھی یہ الزام نہیں لگایا کہ ان میں احمدی فساد کرتے تھے کہا یہ گیا کہ یہ یہاں مسلمانوں کی طرح عبادت کرتے تھے۔ اب بتائیں کیا جواز ہے ان کے پاس مسجدوں کے گرانے کا۔ پس شان نزول وہ ہے جو خود اپنی تفصیل بیان کرے اور کوئی تصادم نہ ہو۔ "مسجد ضرار" تفریق کی خاطر اور حکومت کے خلاف بغاوت کی تجاویز بنانے اور فساد ہی کیلئے استعمال ہوتی تھی اس لئے گرادی گئی۔ احمدی مساجد کے متعلق عدالت کی گواہی ہے کہ کبھی بھی ان میں فساد وغیرہ نہیں ہوا صرف اس لئے گرائی گئیں کہ ان میں مسلمانوں کی طرح عبادت کرتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ کا اسوہ بتارہا ہے کہ جب خدا نے آپ کو بتادیا کہ یہ جھوٹے ہیں تب بھی آپ نے انہیں قتل نہیں کیا اور نہ ہی انہیں اپنی مسجد میں نماز پڑھنے سے روکا۔ احمدیوں کی کسی مسجد میں نہ فساد اور نہ شرک کا الزام ہے۔ صرف جرم یہ ہے کہ یہ لوگ آنحضرت ﷺ کی طرح نماز پڑھتے ہیں اس لئے یہ گردن زدنی ہیں۔

پھر خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو فرمایا لاَ تَقُم فِيهِ اَبَدًا اس مسجد میں تو کبھی نہ جا۔ لیکن اس قرآنی حکم کے خلاف یہ مولوی ان مسجدوں میں داخل ہوتے ہیں اور انہیں اپنا بنا بیٹھتے ہیں۔ جتنی ہماری مسجدوں پر قبضہ کئے بیٹھے ہیں اور وہاں نمازیں پڑھتے ہیں اگر یہ ان کے نزدیک مسجد ضرار تھیں تو اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ وہاں نہ جاؤ۔ مگر جب وہ احمدیوں کی مسجدیں لے لیتے ہیں تو وہاں فتنہ فساد کا منبع بنالیتے ہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے سورہ جمعہ کی آیات ۱۰ تا ۱۲ پر مواقع نزول کی بحث کو جاری رکھا اور فرمایا اس آیت میں بڑی وضاحت کے ساتھ اعلان ہے کہ جمعہ کے روز جب نماز کے لئے بلایا جائے تو بیع کو چھوڑ دیا کرو۔ اس آیت کے تعلق میں جو مومنین کا معاشرہ مدینہ میں رائج ہوا اس کا پتہ ملتا ہے۔ صحابہ تیزی کے ساتھ اللہ کا ذکر سننے کیلئے جاتے اور یہ صرف جمعے تک محدود نہ تھا عام رویہ تھا۔ جونہی آنحضرت ﷺ کی آواز سنی کہ بیٹھ جاؤ تو وہیں بیٹھ جاتے یہاں تک کہ اگر مسجد سے باہر گلی میں بھی اس حکم کی آواز کسی کے کان میں پڑجاتی تو وہیں بیٹھ جاتے اور پھر مینڈک کی طرح پھدک پھدک کر مسجد کی طرف بڑھتے اب ان آیات سے یہ استنباط کرنا کہ ایسے فرمانبردار لوگ آنحضرت ﷺ کو چھوڑ کر تجارت کیلئے بھاگ جاتے تھے بالکل غلط ہے۔ مدینہ کے معاشرہ میں ذکر خدا بازاروں میں بھی جاری رہتا تھا۔ اس لئے شان نزول کی وہ روایات جو صحابہ کے وفادارانہ جذبہ اطاعت سے ٹکراتی ہیں ردی کی ٹوکری میں پھینکنے کے لائق ہیں۔ اس موضوع پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے حضور انورؒ نے فرمایا کہ یہ کچھ منافقین کی حالت تھی کہ جب باہر سے کوئی تجارتی قافلہ آتا تھا تو یہ لوگ آنحضرت کی متابعت اور صحابہ کے عمل سے ہٹ جاتے ہیں۔ بازاروں میں ملیں گے اور تیرے ساتھ نہیں ملیں گے۔ اور یہاں یہ منافق ننگے ہوجاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اِذَا کے استعمال سے یہ آیت مستقبل پر بھی چسپاں ہوتی ہے اور ایک پیشگوئی ہے کہ آئندہ زمانے میں ایسے مسلمان پیدا ہوں گے جو آنحضرت ﷺ سے ہٹ کر لہو ولعب میں لگ جائیں گے۔ ایسی آیات موجود ہیں جو اس حالت کا پتہ دیتی ہیں مثلاً آنحضرتؐ کا فرمانا کہ اے خدا دیکھ انہوں نے قرآن کو چھوڑ دیا ہے۔

اسلامی معاشرتی احکامات کے سلسلہ میں سورۃ النور کی آیت نمبر ۶۴ کے معنی تفصیل کے ساتھ اور تجربات کی روشنی میں حضور ایدہ اللہ نے بیان فرمائے۔ لب لباب یہ تھا کہ اے لوگو جب رسول کو پکارو اور بلاؤ تو ایسے نہ بلانا جیسے آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔ بہت بڑا نمایاں فرق ہونا چاہئے۔ حضور نے فرمایا کہ کون ایسے کرتا ہے خدا تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈال دیا ہے یہ تعلیم عارضی زمانے کیلئے نہیں بلکہ ایک مستقل تعلیم ہے۔ یہ شان نزول واضح ہے۔ مراد صرف آپ کی مجلس نہیں بلکہ آپ کی غلامی میں جو بھی نظام قائم ہو۔ یعنی مجالس شوریٰ سے ہرگز بغیر اجازت کسی کو جانے کی اجازت نہیں اور یہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ ہماری جماعت کا نظام اس آیت پر مبنی ہے۔ آپؐ کی غلامی میں جو بھی اس منصب پر بیٹھے آپ سے سند لے کر واجب الاطاعت ہوجاتا ہے۔ پس برابری مقصود نہیں مگر نظام محمدیؐ قیامت تک جاری رہے گا۔

اس کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ قرآن مجید میں یہ ہدایت ہے کہ زیادہ سوال نہ کیا کرو۔ مثلاً جانوروں کی کونسی قسمیں حلال ہیں جو لغو سوال ہیں اور ہماری رہنمائی اور تنبیہ کیلئے ایسی مثالیں موجود ہیں لیکن کچھ ایسے سوال تھے جو شرعی حیثیت سے قابل توجہ تھے چنانچہ ان کا ذکر فرمادیا گیا۔

اسی طرح لَيسَ البِرَّاَن تَأتُوا البُيُوتَ مِن ظُهُورِهَا وَلٰكِنَّ البِرَّمَنِ اتَّقىٰ --- الخ۔ اس آیت کو بعض ایسی روایات کے ساتھ باندھ دیا گیا ہے کہ حج کے دوران جن لوگوں نے گھروں میں داخل نہیں ہونا وہ پیچھے سے داخل ہوجایا کرتے تھے حالانکہ یہ ایک دائمی حکم ہے جس کی تشریح یہ ہے کہ کوئی مسئلہ درپیش ہو تو تقویٰ سے کام لیتے ہوئے قول سدید سے کام لیا کرو۔ جب کسی چیز سے روکا جائے تو Back Door سے حیلے بہانے نہ بنایا کرو لیکن ملاؤں کی کتاب الحیل گندے حیلوں سے بھری پڑی ہے اور کثرت سے ہر جگہ چھپتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اسے کوئی ضبط نہیں کرتا اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتابیں جو آنحضرت ﷺ کے عشق وفنائیت سے پر ہیں ان لوگوں کے نزدیک قابل ضبط ہیں۔ فرمایا کہ ان اصولوں کو جو شان نزول کے بارے میں میں بتارہا ہوں مد نظر رکھیں تو قرآن مجید کا سمجھنا بہت آسان ہوجائے گا۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن ۶؍ فروری ۹۸ء)

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان
دوکان : 0092-4524-212515
رہائش : 0092-4524-212300
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

خطبہ جمعہ

وہ لوگ جو خدا کی خاطر تنگی میں خرچ کرتے ہیں اللہ کبھی ان کا ہاتھ تنگ نہیں رہنے دیتا

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۲؍ مئی ۱۹۹۸ء بمطابق ۲۲؍ ہجرت ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام بادکروئس ناخ (جرمنی)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿هَآ نْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ . فَمِنْكُمْ مَنْ يَّبْخَلُ . وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ. وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ . ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْآ اَمْثَالَكُمْ﴾۔ (سورۃ محمد آیت ۳۹)

آج اس خطبے سے مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے انیسویں سالانہ اجتماع کا آغاز ہو رہا ہے۔ مگر خطبے میں جو مضمون میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں اس کا صرف خدام سے تعلق نہیں، نہ ہی محض جماعت جرمنی سے ہے بلکہ اس خطبے کے مضمون کا تعلق تمام دنیا کی جماعتوں کے ساتھ ہے۔ اس لئے جہاں مالی تحریک کے متعلق میں زور دوں وہاں غلط فہمی سے یہ نہ سمجھیں کہ جماعت جرمنی مخاطب ہے، جماعت جرمنی کے بعض افراد بھی مخاطب ہو سکتے ہیں مگر جماعتی جرمنی کی اکثریت سے مالی قربانی کے متعلق کوئی شکوہ نہیں۔ وہ لوگ جو سمجھتے ہیں کہ وہ بھی مخاطب ہیں ان کو بہر حال اپنے نفوس میں غور کرنا چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ کس حد تک وہ اسلام کی مالی قربانی کی تحریک کے مطابق پورے اترتے ہیں۔ پس متعیّن طور پر نہ میں خدام کی بات کر رہا ہوں، نہ انصار کی، نہ لجنات کی، سبھی مخاطب ہو سکتے ہیں اور کون ہو سکتا ہے یہ فیصلہ سننے والے نے خود کرنا ہے۔ اس تمہید کے بعد اب میں اس آیت سے متعلق تشریحی ترجمہ پیش کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے هَآ نْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ سنو تم ہی وہ لوگ ہو جن کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بلایا جا رہا ہے۔ یہ ایک بہت بڑا اعزاز کا فقرہ ہے۔ اگر آپ غور کریں تو دل اللہ کی حمد میں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس حال میں ڈوب جائیں گے کہ ہمیں مخاطب کر کے خدا فرما رہا ہے کہ تمہیں چن لیا گیا ہے اور یہ صورت حال آج سوائے جماعت احمدیہ کے تمام عالم اسلام میں کسی پر صادق نہیں آتی۔ هَآ نْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ دکھاؤ تو سہی اور جماعت، مذہبی یا غیر مذہبی، جو اس طرح اللہ کی راہ میں براہ راست دین یا غریبوں پر خرچ کرنے کے لئے دعوت دے رہی ہو اور جس کو اللہ دعوت دے رہا ہو کہ اٹھو اور نیک کاموں میں خرچ کرو، آج میں تم سے مخاطب ہوں۔

اس پہلو سے امر واقعہ یہ ہے کہ آپ کے سوا خدا تعالیٰ آج کے زمانے میں کسی سے اس طرح مخاطب نہیں جس طرح اس آیت کریمہ میں اس نے خطاب فرمایا ہے۔ هَآ نْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ۔۔ "هٰٓؤُلَآءِ" کے لفظ نے ایک مزید زور پیدا کر دیا سنو! سنو! تم ہی تو وہ ہو جن کو اس بات کی طرف بلایا جا رہا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اس کے بعد ایک اظہار ہے شکوے کا سا۔ فَمِنْكُمْ مَنْ يَّبْخَلُ اس کے باوجود تمہی میں سے وہ بھی ہیں جو بخل سے کام لیتے ہیں۔ تو یہ دوسرا حصہ ہے جو خدا کا بندے پر شکوہ ہے۔ اس کے متعلق میں نے عرض کیا تھا کہ آپ میں سے کسی کے متعلق معین شکوہ میرے ذہن میں نہیں ہے۔ مجھے تو جہاں تک جماعت جرمنی دکھائی دیتی ہے مالی قربانیوں میں بہت آگے بڑھی ہوئی ہے اور مسلسل ہر آواز پر لبیک کہتی ہے اس میں لجنات بھی شامل ہیں، انصار اللہ، بچے، سارے کے سارے، خدام تو ہیں ہی، سب میرے نزدیک اس پہلو سے اللہ کے فضل کے ساتھ بہت اچھے ہیں لیکن ہو سکتا ہے بعض سننے والے سمجھ جائیں کہ یہ شکوہ ان سے بھی ہے پس ان کو اس امر کی طرف خصوصیت سے توجہ کرنی چاہئے۔

فرمایا فَمِنْكُمْ مَنْ يَّبْخَلُ . وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ لیکن یاد رکھو کہ اگر بخل سے کام لوگے تو اپنے نفس کے خلاف بخل سے کام لے رہے ہوگے۔ تمہیں اس بخل کا کوئی بھی فائدہ نہیں پہنچے گا بلکہ الٹا نقصان ہے اور آنے والا وقت ثابت کر دے گا کہ خدا کی راہ میں ہاتھ روک کر خرچ کرنے کے نتیجے میں تمہیں روحانی نقصان تو جو پہنچنا تھا پہنچا، مالی نقصان بھی بہت پہنچا ہے اور یہ وہ بات ہے جس کو ساری جماعت کی تاریخ دوہراتی چلی آرہی ہے۔ میں نے بارہا ایسی مثالیں آپ کے سامنے رکھی ہیں جن میں مجھے ایسے دوستوں سے واسطہ پڑا جنہوں نے اقرار کیا کہ ایک وقت وہ تھا کہ وہ اپنی مالی تنگی کی وجہ سے خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے ہاتھ روک رہے تھے۔ میرا ایک خطبہ انہوں نے سنا جس میں یہی مضمون بیان ہو رہا تھا جو میں نے اب بیان کیا ہے۔ اُس دن انہوں نے عہد کر لیا کہ مالی تنگی یا مالی فراخی یہ دونوں باتیں ہمارے لئے اب بے محل ہو گئی ہیں، خدا کی راہ میں ضرور خرچ کرنا ہے۔ ایک شخص نے مجھے کہا کہ میں نے سوچا ہے کہ قرض لے کر بھی کرنا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں اپنے بچوں پر قرض لے کر خرچ کرتا ہوں جب کار خراب ہوتی ہے تو قرض لے کر ٹھیک کراتا ہوں۔ قرضوں کے بوجھ تلے اپنی ذات کی وجہ سے دب گیا ہوں۔ تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے سوچا کہ کیوں نہ اللہ کی وجہ سے قرض لوں ان قرضوں میں کچھ اضافہ ہوگا ایک اضافہ تو سچا اضافہ ہوگا، ایک اضافہ تو نیک اضافہ ہوگا۔ یہ عہد کر کے انہوں نے اپنی زندگی کا رخ بدل دیا، ایسا رخ پلٹا کہ ان کے سارے قرضے اتر گئے۔ تمام مالی تنگی، مالی فراخی میں بدل گئی اور پھر بڑھ چڑھ کر انہوں نے اپنی خواہش کے مطابق خدا کی راہ میں خرچ کرنا شروع کر دیا۔ وہ صاحب فوت ہو چکے ہیں۔ اس موقع پر میں ان کا نام نہیں لینا چاہتا لیکن میں یہ بتاتا ہوں کہ لفظاً لفظاً انہوں نے یہی کچھ لکھا جو میں نے آپ کے سامنے بیان کیا ہے لیکن یہ تو آغاز تھا۔ جب میری خلافت کا آغاز ہوا ہے انہی دنوں میں میں نے کچھ ایسے خطبے دیئے تھے جن کے نتیجے میں یہ واقعہ پیش آیا اس کے بعد تو مسلسل یہی بات ساری دنیا میں اسی طرح رونما ہو رہی ہے۔ پس یہ حکمت کی بات ہے اپنے پلّے باندھ لیں۔ **وہ لوگ جو خدا کی خاطر تنگی میں خرچ کرتے ہیں اللہ کبھی ان کا ہاتھ تنگ نہیں رہنے دیتا۔ جو فراخی میں خرچ کرتے ہیں ان سے بھی اللہ کا حسنِ سلوک ہے ان پر بھی رحم فرماتا ہے لیکن ان کو بہت پسند کرتا ہے جو تنگی کے باوجود خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔** اور اس کے جواب میں اللہ کو تو کوئی تنگی نہیں اسلئے وہ بے انتہا عطا فرماتا ہے اتنا کہ شمار میں بھی نہیں آسکتا۔

لیکن اس تعلق میں میں ایک نصیحت، جو آپ میں سے میرے اس وقت مخاطب ہیں، آپ خود جانتے ہیں کون ہیں، ان کو کرنی چاہتا ہوں کہ نیت یہ نہ کریں کہ تنگی میں خدا کی خاطر خرچ کریں گے تو تنگی دُور ہوگی۔ جب یہ نیت کریں گے تو یہ نیت آپ کی نیکی کو ذرا سا میلا کر دے گی۔ اس کے نتیجے میں اللہ اپنا وعدہ تو بہر حال پورا کرے گا، ضرور دے گا اور زیادہ دے گا لیکن ممکن ہے خدا کی رضا جوئی سے آپ محروم رہ جائیں، خدا کی رضا حاصل کرنے سے آپ نسبتاً محروم رہ جائیں۔ اس لئے میرا مشورہ یہی ہے کہ نیتوں کو بالکل پاک اور صاف کریں اور کوشش کریں کہ اس حالت میں، تنگی میں خرچ کریں کہ اگر خدا اس کے مقابل پر دنیا کی آسائش نہ بھی عطا فرمائے تو روح سجدہ ریز رہنی چاہئے۔ روح اللہ سے راضی رہنی چاہئے۔ اگر یہ کریں گے تو لازماً اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی آپ کے حالات بدلے گا اور آخرت میں بھی آپ کو وہ جزا دے گا جس کا آپ تصور بھی نہیں

کر سکتے۔

پھر فرمایا وَاللّٰہُ الغَنِیّ وَ اَنْتُمُ الفُقَرآءُ یہ جو بخل کی بات ہو رہی ہے اس پہ ہو سکتا ہے کسی احمق کو یہ خیال گزرے کہ اللہ ہم سے مانگ رہا ہے اور بعض احمق اور منافق یہ کہتے بھی ہیں کہ اللہ اگر غنی ہے، اللہ نے سب کچھ دیا ہے تو ہم سے کیوں مانگتا ہے، اس کا مطلب ہے کہ ہم امیر ہیں اور اللہ فقیر ہے۔ اس جاہلانہ خیال کو رد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاللّٰہُ الغَنِیّ وَ اَنْتُمُ الفُقَرآءُ یاد رکھو اللہ غنی ہے اور تم فقیر ہو۔ امرِ واقعہ یہ ہے کہ جو کچھ بھی بندوں کو ملا ہے اللہ ہی نے تو دیا ہے وہ اپنے گھر سے تو نہیں لے کے آئے۔ پس جو کچھ دیا ہے اس کو اللہ کے حضور پیش کرنے میں اگر یہ دعویٰ کریں کہ خدا فقیر ہے جو ہم سے مانگ رہا ہے تو اس سے بڑی جہالت اور کیا ہو سکتی ہے۔ جس میں سے وہ مانگ رہا ہے وہ اسی کا دیا ہوا ہے اس لئے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ بندے امیر ہوں اور خدا فقیر ہو۔ مانگے یا نہ مانگے فقیر بندے ہی رہیں گے۔

اللہ جس نے عطا کیا ہے وہ کبھی فقیر نہیں ہو سکتا، وہ بہر حال غنی رہے گا۔ اور غنی کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ بے نیاز، وہ تمہاری باتوں سے بے نیاز ہے تم چاہو تو اس کو فقیر کہتے رہو لیکن یاد رکھو کہ اس کہنے سے خدا کی شان میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اس کی شان کریمی تمہاری پہنچ سے بہت بالا ہے۔ وَ اِنْ تَتَوَلَّوا یَسْتَبْدِلْ قَوماً غَیْرَکُم . ثُمَّ لاَ یَکُونُوآ اَمْثَالَکُم فرمایا اگر تم لوگ پھر جاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کی ان باتوں کی طرف توجہ نہ کرو اور اعراض کرو تو یاد رکھو یَسْتَبْدِلْ قَوماً غَیْرَکُم . ثُمَّ لاَ یَکُونُوآ اَمْثَالَکُم تمہارے بدلے ایک اور قوم لے آئے گا وہ پھر تمہارے جیسے نہیں ہونگے۔ اس میں جماعت احمدیہ کو، چونکہ میرے نزدیک جماعت احمدیہ ہی خصوصیت سے مخاطب ہے، ایک بہت گہرا یقین کا پیغام ہے۔ فرمایا اگر تم میں سے بعض لوگ ایسے ہوں جو یہی سمجھتے رہیں کہ ہمیں کیا ضرورت ہے خدا کو کچھ دینے کی، وہ غنی سب کچھ دے سکتا ہے وہ واقعۃً کر کے بھی دکھائے گا پھر۔ جماعت کی ضرورتیں لازماً پوری ہونگی۔ یا ان لوگوں میں پاک تبدیلیوں کے نتیجے میں جو جماعت کے ساتھ وابستہ ہیں یا ان کو چھوڑ کر اللہ ایک نئی قوم لے آئے گا اور وہ مالک ہے اور خالق ہے وہی لوگوں کے حالات بدل سکتا ہے۔ پس وہ لوگ جو ہم سے اس وقت باہر ہیں بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو لے آئے اور ہم ان سے پیچھے رہ جائیں۔ یہ وہ وارننگ ہے جس کو جماعت احمدیہ جرمنی کو بھی اپنے اوپر اطلاق کر کے دیکھنا چاہئے۔ وارننگ سے مطلب ہے انتباہ، آپ کے اندر ایسی قومیں پیدا ہو رہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانی میں بہت آگے بڑھ رہی ہیں۔ بعض ایسے نئے آنے والے ہیں اگرچہ بہت زیادہ نہیں مگر بعض ایسے ہیں جن کی مالی قربانی پر مجھے رشک آتا ہے۔ نہایت تنگی ترشی میں زندگی بسر کرنے کے باوجود بعض ایسے ہیں جو پھر بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کو اپنا اعزاز سمجھتے ہیں۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ ہم نے کوئی احسان کیا ہے۔ اور ایسے ہیں جن کے حالات پہلے اچھے نہیں تھے مگر یہ کرنے کے بعد ان کے حالات بہتر ہوئے اور بہتر ہوتے ہوئے حالات کے ساتھ ساتھ ان کی قربانی کا معیار بھی بڑھتا گیا۔

پس یاد رکھیں اگر خدانخواستہ، اگر خدانخواستہ جماعت جرمنی کے ان احمدیوں کو جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنائے جائیں اور ان کے حالات اچھے کر دئے جائیں یہ گمان گزرے کہ یہ جماعت ہم پر چل رہی ہے، ہمارے چندوں کی محتاج ہے تو اللہ ان کو دور کر دے گا۔ ہو سکتا ہے ان کا انجام احمدیت پر نہ ہو اور ان کی جگہ دوسرے ایسے ضرور لے آئے گا جو ان پر ثابت کر دیں کہ جماعت کو تمہاری کوئی ضرورت نہیں۔ اللہ ہی ہے جو ضرورتیں پوری کرنے والا ہے اور جیسے چاہے اسی طرح وہ ان ضرورتوں کو پوری کر سکتا ہے۔ یہ تو مختصر تشریح تو ہے، مگر مختصر تشریح ہے ان آیات کی جو آپ کے سامنے میں نے تلاوت کی۔ اب میں ایک حدیث نبوی آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں بلکہ اس کے بعد ایک اور حدیث نبوی آپ کے سامنے رکھوں گا جس میں اسی مضمون کو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنے ایک الگ رنگ میں بیان فرمایا ہے۔

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا زیادہ ثواب دیا جاتا ہے۔ یہاں لفظِ ثواب نہیں تھا یعنی عربی لفظوں میں لفظ ثواب نہیں ہے مگر ترجمہ کرنے والے بعض دفعہ اپنی طرف سے وضاحت کی خاطر بعض لفظ زائد کر دیا کرتے ہیں۔ صرف اتنا فرمایا ہے کہ سات سو گنا زیادہ دیا جائے گا۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اس سات سو گنا کا تعلق اسی دنیا سے ہے۔ آخرت میں تو شمار ہی کوئی نہیں۔ اس لئے ثواب جب کہہ دیا تو معاملہ غلط کر دیا ترجمہ کرنے والے نے۔ مضمون کو خود نہیں سمجھا اور خواہ مخواہ اللہ کی رحمت کو محدود کرنے کی کوشش کی ہے۔ ثواب تو لامحدود ہوگا جیسا کہ قرآن کریم کی دوسری آیات سے ثابت ہے۔ اور سات سو گنا سے مراد اس دنیا میں کم از کم سات سو گنا ہے کیونکہ دوسری جگہ قرآن کریم میں ایک مثال بیان ہوئی ہے ایسی کھیتی کی جس پر ہر دانہ جو بویا جائے سات سو گنا دانوں میں بدل جاتا ہے اور میں نے پہلے حساب لگا کر ایک دفعہ خطبے میں بیان کیا تھا کہ واقعۃً جب کھیتیاں بوٹا مارتی ہیں، پنجابی محاورہ ہے مگر بہت اچھا کہ بوٹا مارتی ہیں، تو ہر دانہ سات سات بالیوں میں تقسیم ہو سکتا ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک سو سو دانوں والے خوشے نکالتی ہیں تو حسابی رو سے ہم نے تجربہ کر کے دیکھا ہے۔ ایک محدود پیمانے پر میں نے اپنی زمین پر بھی تجربہ کیا تھا واقعۃً ایک ایک دانہ جو لگایا گیا وہ سات سو دانوں میں تبدیل ہوا۔ اگرچہ وسیع پیمانے پر ایسا کرنا زمیندار کے لئے مشکل ہے کیونکہ بہت سی کاشت کی خرابیاں حائل ہو جاتی ہیں مگر سات سو والا تجربہ میں خود کر چکا ہوں واقعۃً ایسا ہو سکتا ہے۔ مگر یہ خیال کہ صرف سات سو گنا ہوگا یہ بھی غلط ہے کیونکہ اس وعدے کے معاً بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پس جس کے لئے وہ چاہے اور بھی بڑھا دیتا ہے۔

چنانچہ دنیا میں جو ترقی یافتہ قومیں ہیں ان کی کھیتیوں کا حال اس سات سو گنا والی مثال سے آگے ہے۔ بہت سے ایسے بیج ہیں مثلاً مکئی کے بیج جو اس سے بھی زیادہ پھل لے آتے ہیں اور طے شدہ حقیقت ہے کہ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَشَآءُ کا مضمون ان پر پورا اترتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سات سو گنا کا وعدہ تو ہے مگر یاد رکھو اس پر بھی میں اگر چاہوں تو جس کے لئے چاہوں اس سے بڑھا سکتا ہوں۔ پس یہ دونوں باتیں اس دنیا میں انسانی زندگی پر صادق آنے والی باتیں ہیں۔ جہاں تک آخرت کا تعلق ہے میں نے بیان کیا ہے اس کا تو حساب ہی کوئی نہیں، کوئی شمار ہی نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بکثرت اس مضمون پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہیں کہ آخرت میں جو کچھ عطا ہوگا جیسا کہ قرآن نے بھی بارہا بیان فرمایا ہے اس کا تصور بھی انسان نہیں کر سکتا۔ دنیا کی عطا کو اس کے مقابل پر کوئی بھی نسبت نہیں ہوگی۔

اب میں ایک نسبتاً لمبی حدیث حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں جو حضرت عمرؓ بن خطاب سے مروی ہے۔ یہ حدیث اور اس سے ملتی جلتی بہت سی حدیثیں ہیں۔ میں نے آج اس حدیث کو لے لیا ہے لیکن اس کے علاوہ بہت سی ملتی جلتی حدیثیں تھیں جو چھوڑ کر الگ کر دیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا بیان کہ اللہ کس طرح اپنے بندے کو عطا کرتا ہے اتنا دردناک ہے کہ میرے لئے جذباتی لحاظ سے ممکن ہی نہیں تھا کہ میں اسے آپ کے سامنے پڑھ کر سنا سکوں۔ جب اللہ کا ذکر ہو اور محمدؐ رسول اللہ کر رہے ہوں کیسے برداشت کر سکتا ہوں کہ ہچکیوں کے بغیر میں آپ کے سامنے وہ بیان کر سکوں۔ پس میں نے ایک ایسے کام پر ہاتھ نہیں ڈالا جو میرے لئے ناممکن تھا لیکن یہ حدیث میں سمجھتا ہوں میرے لئے پڑھنی نسبتاً آسان تھی اس لئے یہ میں نے آپ کے لئے چن لی ہے۔

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

EXPORTS & IMPORTS
All types of Leather jackets, Ladies bags, purse, hand gloves,
Organic Cotton (Garments & Baby Cloth)
Contact:
OCEANIC EXIM
57, BRIGHT STREET, CALCUTTA 700019 (INDIA)
PH: 2805209, 2474015 FAX : 91 - 33 - 2479163

طالب دُعا :- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم
M/S NISHA LEATHER
Specialist in Leather Belts, Leather
Ladies and Gents Bag, Jackets, Wallets etc.
19 A Jawahar Lal Nehru Road Calcutta - 700081 Ph: 2457153

حضرت زید اپنے والد اسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اسلم نے حضرت عمرؓ بن خطاب کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہمیں ایک جنگی ضرورت کے لئے خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی تحریک فرمائی۔ حضرت عمرؓ یہ عرض کرتے ہیں کہ ان دنوں میرے پاس کافی مال ہوا کرتا تھا۔ میں نے دل میں کہا اگر میں ابو بکر سے زیادہ ثواب کما سکتا ہوں تو آج موقعہ ہے۔ میں آدھا مال لے کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضورؐ نے مجھ سے دریافت فرمایا عمر کتنا مال لائے ہو اور کس قدر بال بچوں کے لئے چھوڑ آئے ہو۔ میں نے عرض کی حضور آدھا مال لایا ہوں اور آدھا چھوڑ آیا ہوں۔ اب ابو بکر جو کچھ ان کے پاس تھا وہ سب لے کر آ گئے۔ حضور علیہ السلام نے ابو بکر سے دریافت فرمایا ابو بکر کتنا مال لائے ہو اور کس قدر گھر والوں کے لئے چھوڑ آئے ہو۔ ابو بکر نے عرض کیا حضور جو کچھ میرے پاس تھا وہ سب لے آیا ہوں۔ جو کچھ پاس تھا وہ سب لے آیا ہوں اور بال بچوں کے لئے اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمرؓ کہنے لگے یہ سن کر میں نے اپنے آپ سے کہا کہ میں ابو بکر سے کبھی آگے نہیں بڑھ سکتا۔ اس سے زیادہ اور ہو کیا سکتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں، ”حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا معاملہ اکثر سنا ہوگا ایک دفعہ جب راہ خدا میں مال دینے کا حکم ہوا تو گھر کا کل اثاثہ لے آئے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دریافت کیا کہ گھر میں کیا چھوڑ آئے ہو تو فرمایا کہ خدا اور اس کے رسول کو گھر چھوڑ آیا ہوں“۔ کتنا پیارا جواب ہے خدا اور رسول کو گھر میں چھوڑ آیا ہوں۔ رسول کے سامنے حاضر تھے، سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کھڑے تھے اور کہہ رہے تھے گھر میں اللہ اور آپ کو چھوڑ آیا ہوں۔ بہت ہی پر لطف جواب ہے، ایسا کہ روح وجد میں آجاتی ہے۔(ملفوظات جلد اول صفحہ ۴۳ رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

بخاری کتاب الزکوٰۃ میں یہ بھی درج ہے کہ اگرچہ صحابہ کرام سخت تنگ دست تھے تاہم ان کو تھوڑا بہت جو کچھ ملتا تھا اس کو صدقہ خیرات کر دیتے تھے۔ حضرت ابو سعید انصاریؓ سے روایت ہے کہ جب آیت صدقہ نازل ہوئی تو صحابہ کرام بازاروں میں جاتے اور حمالی کرتے۔ محنت مزدوری میں جو کچھ ملتا اس کو صدقہ کر دیتے۔

یہ وہ سنت ہے جس کو ایک دفعہ میں نے جماعت میں دوبارہ زندہ کرنے کی کوشش کی تھی اور غالباً یہیں آپ لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگرچہ آپ کا وقت ہمہ تن خدمت دین میں مصروف رہتا ہے مگر اس مبارک سنت کو زندہ کرنے کی خاطر اگر تھوڑا سا وقت کچھ پھول ہی لے کر بازار میں بیچ آیا کریں اس نیت سے کہ جو کمائی ہے وہ کلیۃً اللہ کے حضور پیش کروں گا۔ یا اور کچھ اپنے کاروبار کے علاوہ تھوڑا سا حصہ محض اس وجہ سے کاروبار میں لگائیں کہ جو کچھ آمد ہوگی وہ اللہ کے حضور پیش کریں گے۔ اس تحریک کے نتیجے میں مجھے بہت سی عورتوں نے یہ لکھا کہ ہم اب اس غرض سے سلائی کرتی ہیں۔ اور جہاں تک میرا علم ہے انہوں نے مستقل اس کو عادت بنا لیا ہے کہ سلائی کا کام جہاں بچوں کے لئے کرتی ہیں کچھ تھوڑی سی سلائی وہ اللہ کی رضا کے حصول کی خاطر اس لئے کرتی ہیں کہ جو بھی آمد ہوگی وہ دین کی راہ میں پیش کر دیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ترغیب و تحریص سے صحابہ کرام اور بھی زیادہ صدقہ و خیرات کی طرف مائل ہو گئے۔ سنن ابو داؤد میں ذکر ہے کہ ایک بار آپ نے خطبہ عید میں صدقہ کی ترغیب دی۔ عورتوں کا مجمع تھا حضرت بلالؓ دامن پھیلائے ہوئے تھے اور عورتیں اپنے کان کی بالیاں اور ہاتھ کی انگوٹھیاں پھینکتی جاتی تھیں۔ (اس موقعہ پر حضور کی آواز جذبات سے گلوگیر ہو گئی۔ چنانچہ فرمایا) اب جو میں جذباتی ہوا ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ میں احمدی عورتوں کو بکثرت جانتا ہوں جو مسلسل یہ سنت زندہ کرتی چلی جا رہی ہیں۔ اس لئے **قرآن کریم کا پہلا خطاب کہ هَآ اَنۡتُمۡ هٰٓؤُلَآءِ کتنا سچا ہے جو آج جماعت احمدیہ کے سوا کسی پر اطلاق پا ہی نہیں سکتا۔ وہی سنت نبوی اُس زمانے کی چودہ سو سال پہلے کی، آج اگر کوئی جماعت زندہ کر رہی ہے تو وہ احمدیہ جماعت زندہ کر رہی ہے۔** یہ احمدی خواتین ہی ہیں جو مسلسل اس قربانی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ایسا نمونہ پیدا کر رہی ہیں کہ صحابہ کے زمانے کی یاد اس طرح تازہ ہوتی ہے جیسے ایک تازہ پھول کو آپ سونگھ رہے ہیں وہ اپنا رنگ دکھا رہا ہو اور اپنی خوشبو دے رہا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں، ”ہر ایک پہلو سے خدا کی اطاعت کرو اور ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے“۔ اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے کا مطلب یہ ہے کہ بہت سے لوگوں کو غلط فہمی ہوتی ہے کہ ہم بیعت کنندہ ہیں، ہم بیعت میں داخل ہیں۔ فرمایا اپنی بیعت کو اس طرح پرکھو، آگے جو ذکر چلتا ہے وہاں بیعت پرکھنے کا مضمون ہے۔ ”جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے اس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلے کی خدمت کرے“۔

اب یاد رکھیں کہ یہ تحریک جو مالی تحریک کر رہا ہوں۔ ہرگز یہ وجہ نہیں کہ جماعت کو کوئی مالی [illegible] ہے۔ ایک دن بھی ایسا نہیں گزرا، ایک رات بھی مجھ پر ایسی نہیں آئی جس میں یہ فکر ہو کہ خدا کے دین کی ضرورت ہے اسے کہاں سے پورا کروں گا۔ بلاشبہ، ہمیشہ اللہ تعالیٰ خود دلوں میں تحریک کرتا ہے اور ضرورت کو پورا کر دیتے ہیں۔ اس لئے نعوذ باللہ من ذالک ناشکری کے طور پر میں یہ تحریک نہیں کر رہا۔ میں اس لئے کر رہا ہوں کہ جو بھی اس تحریک کے نتیجے میں مالی قربانی کریں گے ان کا بھلا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی تمام بہبود اس بات سے وابستہ ہو جائے گی کہ وہ خدا کی راہ میں خرچ کر رہے ہیں۔ دین بھی سنور جائے گا اور دنیا بھی سنور جائے گی۔

پس مجھے تو آپ کی فکر ہے یعنی آپ میں سے ان کی جو اپنے حال کو بہتر جانتے ہیں کہ جس حد تک خدا نے توفیق دی تھی اس حد تک خرچ نہیں کر رہے۔ اُن کی فکر ہے، جماعت کی ضرورتوں کی فکر نہیں ہے یعنی فکر تو ہے مگر یقین ہے کہ اللہ ضرور پوری کرتا ہے۔ پس آپ اپنا حال درست کریں۔ آپ اگر اچھے ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت پہلے سے بھی بڑھ کر ترقی کرنے لگے گی۔ پس اس پس منظر میں اس تحریک کو سنیں۔ ”اس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلے کی خدمت کرے۔ جو شخص ایک پیسے کی حیثیت رکھتا ہے وہ سلسلہ کے مصارف کے لئے ماہ بہ ماہ ایک پیسہ دیوے“۔ اب یہ تحریک کا آغاز تھا۔ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ایک پیسہ دیوے۔

ہو سکتا ہے اس زمانے کا جو پیسہ ہے وہ آج کے زمانے میں سو روپے کے برابر ہو۔ اب موازنہ کرنا مشکل ہے مگر اتنا پتہ ہے کہ پیسے میں بہت کچھ آجایا کرتا تھا اور اب کئی مارکس (Marks) میں بھی کچھ نہیں آ سکتا جو اس زمانے میں ایک پیسے میں آجایا کرتا تھا۔ تو یہ نسبتیں معین کرنا تو میرا کام نہیں اور یہ ہے بھی بہت مشکل۔ صرف اتنا یاد رکھیں کہ ایک پیسہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں تو اس پیسے کی بھی بہت قیمت ہے لیکن پھر بھی پیسہ پیسہ ہی تھا اور ایک پیسہ خرچ کرنا تمام مخاطب جماعت میں سے ہر شخص کے لئے ممکن تھا۔

”وہ سلسلے کے مصارف کے لئے ماہ بہ ماہ ایک پیسہ دیوے۔ اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے وہ ایک روپیہ ماہوار دیوے“۔ اب اس زمانے کا روپیہ بہت بڑی چیز تھی۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان لفظوں میں یہ نہ سمجھیں کہ بہت تھوڑا سا مطالبہ کر رہے ہیں۔ فرماتے ہیں جو توفیق رکھتا ہے وہ ایک روپیہ بھی ماہوار دے دے۔ فرمایا ”کیونکہ علاوہ لنگر خانہ کے اخراجات کے دینی کارروائیاں بھی بہت سے مصارف چاہتی ہیں“۔ یعنی لنگر خانہ بھی اُس وقت ایک نمایاں بڑا خرچ ہوا کرتا تھا، اب بھی ہے۔ آپ کا لنگر خانہ بہت خرچ چاہتا ہے مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے سہولتیں اتنی ہو چکی ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لنگر خانے کی برکت سے اب یہ لنگر بیسیوں ملکوں میں بڑی شان سے جاری ہو گئے ہیں۔ اور اس سے بہت زیادہ خدمت کرنے کی توفیق پا رہے ہیں جو اس زمانے میں بظاہر نظر آتی تھی۔

فرمایا، ”صدہا مہمان آتے ہیں مگر ابھی تک بوجہ عدم گنجائش مہمانوں کے لئے آرام دہ مکان میسر نہیں۔ جیسا کہ چاہئے چارپائیوں کا انتظام نہیں“۔ اب اس زمانے میں زمین پر بستر بچھانے کا انتظام تو تھا مگر چارپائیوں کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فکر تھی۔ اب آپ لوگ جب لنڈن جلسے پر جاتے ہیں تو آج بھی ہم آپ کو چارپائیاں مہیا نہیں کر سکتے۔ کرتے ہیں تو کم لوگوں کے لئے، بعض فیملیز کے لئے۔ لیکن اکثر لوگ زمین پر سوتے ہیں۔ تو یہ نہ سمجھیں کہ ہم اس زمانے کی مہمان نوازیوں سے بہت آگے بڑھ گئے ہیں۔ اگر غور کر کے دیکھیں تو اس زمانے کی مہمان نوازیاں بعض پہلوؤں سے آج کی ہماری مہمان نوازی سے بھی آگے تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ فکر رہتی تھی کہ ان سب کے لئے میں چارپائیاں مہیا کروں۔

”توسیعِ مسجد کی ضرورتیں بھی پیش ہیں، تالیف اور اشاعت کا سلسلہ بمقابل مخالفوں کے نہایت کمزور ہے“۔ یعنی بمقابل مخالفوں سے مراد عام مسلمان نہیں بلکہ عیسائی ہیں جیسا کہ فرمایا ”عیسائیوں کی طرف سے جہاں پچاس ہزار رسالے اور مذہبی پرچے نکلتے ہیں ہماری طرف سے بالالتزام ایک ہزار بھی ماہ بہ

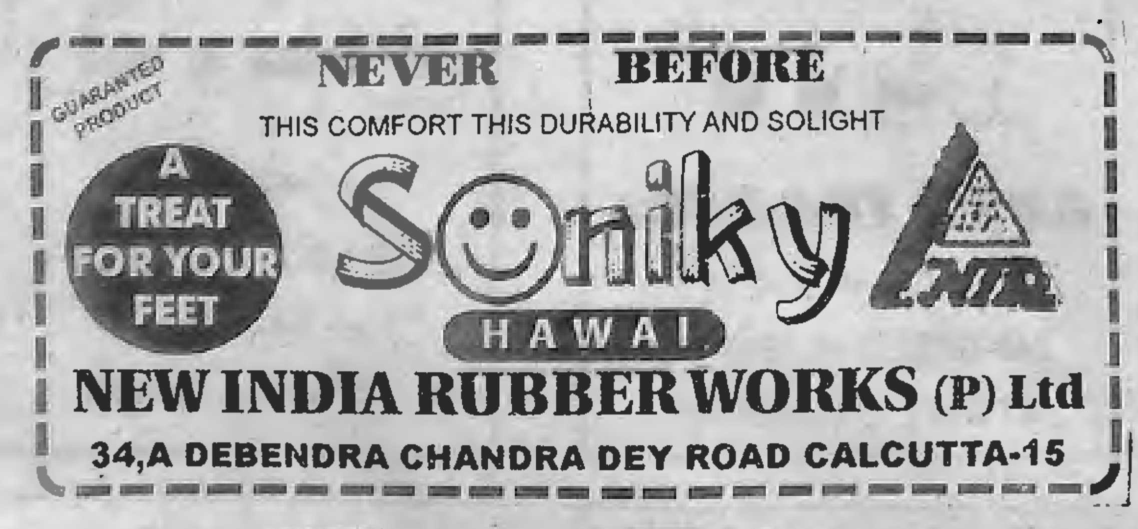

اہ نہیں نکل سکتا"۔ ان چیزوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب پہلے سے بہت بہتری ہو چکی ہے۔ فرمایا"یہی امور ہیں جن کے لئے ہر ایک بیعت کنندہ کو بقدرِ وسعت مدد دینی چاہئے تا خدا تعالیٰ بھی انہیں مدد دے۔ اگر بے ناغہ ماہ بہ ماہ ان کی مدد پہنچتی رہے وہ تھوڑی مدد ہو تو اس مدد سے بہتر ہے جو مدت تک فراموشی اختیار کر کے پھر کسی وقت ایک ہی خیال سے کی جاتی ہے"۔

یہ وہ پہلو ہے جو آپ کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ بعض دفعہ بعض لوگ مہینوں خاموش رہتے ہیں بعض سالوں خاموش رہتے ہیں اور پھر اچانک ایک رقم پیش کر دیتے ہیں۔ اب میرا یہ دستور ہے کہ اس رقم کو میں واپس کر دیا کرتا ہوں چاہے وہ لاکھوں میں ہو۔ کیونکہ اصل روح جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمائی ہے وہ باقاعدگی سے ماہ بماہ کچھ دینا ہے۔ اچانک چار پانچ سال سونے کے بعد کچھ دے دینا اس کی میری نظر میں کوڑی کی بھی اہمیت نہیں۔ اور یہ جتلانے کے لئے کہ تم یہ نہ سمجھو کہ تم اللہ کے دین کی کوئی بڑی خدمت کر رہے ہو میں روپیہ ان کو واپس کر دیا کرتا ہوں۔

فرماتے ہیں "ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے اور اس راہ میں وہ روپیہ لگاوے اور بہر حال صدق دکھاوے تا فضل اور روح القدس کا انعام پاوے کیونکہ یہ انعام ان لوگوں کے لئے تیار ہے جو اس سلسلے میں داخل ہوئے ہیں"۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ذی مقدرت لوگوں کو بطور خاص مخاطب ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی توفیق بخشی ہوئی ہے۔ "سو اے اسلام کے ذی مقدرت لوگو! دیکھو میں یہ پیغام آپ لوگوں تک پہنچا دیتا ہوں کہ آپ لوگوں کو اصلاحی کارخانے کی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نکلا ہے اپنے سارے دل اور ساری توجہ اور سارے اخلاص سے مدد کرنی چاہئے اور اس کے سارے پہلوؤں کو بنظرِ عزت دیکھ کر بہت جلد حقِ خدمت ادا کرنا چاہئے"۔ اب دیکھا حضرت اقدس کی تحریر کے اندر کتنے لطیف پہلو شامل ہوتے ہیں جو سرسری نظر سے دکھائی نہیں دے رہے ہوتے۔ فرمایا ان کے "سارے پہلوؤں کو بنظرِ عزت دیکھ کر" جب آپ کسی مقصد کو عزت کی نظر سے دیکھیں تو اس پر جو خرچ کریں اس میں اپنی عزت پاتے ہیں۔ پس فرمایا کہ تمہاری عزت ہو گی اگر تم ان مقاصد کو بنظرِ عزت دیکھو گے۔ "بہت جلد حق خدمت ادا کرنا چاہئے۔ جو شخص اپنی حیثیت کے موافق کچھ ماہواری دینا چاہتا ہے وہ اس کو حق واجب اور دَینِ لازم کی طرح سمجھ کر خود بخود ماہوار اپنی فکر سے ادا کرے"۔

"حق واجب" تو صاف لفظ ہے سب کو سمجھ آ گیا ہو گا۔ "دَینِ لازم" سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے اوپر قرضہ سمجھے۔ ایسا قرضہ جس کو بہر حال چکانا ہے۔ اس کے نزدیک ہر قرضے سے بڑھ کر یہ قرضہ ہو جسے اس کو چکانا ہی چکانا ہے۔ "اور اس فریضہ کو خالصۃً للہ نذر مقرر کر کے اس کے ادا میں تخلف یا سہل انگاری کو روا نہ رکھے"۔ فرمایا یہ فریضہ جس کو فریضہ فرمایا گیا ہے خالصۃً للہ نذر مقرر کرے۔ یہ نذر جو ہے کسی بندے کی نذر نہیں اور جماعت بھی غائب ہو گئی بیچ میں سے۔ فرمایا اللہ کی نذر کرے۔ جو اس نیت سے خرچ کرتے ہیں کہ گویا براہ راست وہ اللہ کے حضور ایک نذرانہ پیش کر رہے ہیں ان کو آئندہ بہت خرچ کی توفیق ملتی ہے۔ ان کی خدمتیں ان پر آسان ہو جاتی ہیں کیونکہ اللہ کی محبت کے نتیجے میں اگر کچھ نذر کریں گے تو محبت اس راہ کی مشکلوں کو دور فرما دے گی۔

پھر فرمایا"جو شخص یکمشت امداد کے طور پر دینا چاہتا ہے وہ اسی طرح ادا کرے لیکن یاد رکھے کہ اصل مدعا جس پر سلسلے کے بلا انقطاع چلنے کی امید ہے وہ یہی انتظام ہے کہ سچے خیر خواہ دین کے لئے اپنی بضاعت اور اپنی بساط کے لحاظ سے ایسی سہل رقمیں ماہواری کے طور پر ادا کرنا اپنے نفس پر ایک حتمی وعدہ ٹھہرا لیں جن کو بشرط نہ پیش آنے کسی اتفاقی مانع کے بآسانی ادا کر سکیں"۔ اس تحریر کو اکثر لوگ نہیں سمجھ سکیں گے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ **اگر تم چاہتے ہو کہ یہ سلسلہ جو دین کا سلسلہ ہے، انقطاع کے بغیر ہمیشہ جاری رہے، کبھی بھی اس کے کام رک نہ سکیں اور لازماً ہمیشہ یہ سلسلہ آگے بڑھتا رہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ ماہانہ باقاعدہ چندہ ادا کیا جائے۔** اور اگر کسی اتفاقی مانع کے نتیجے میں کوئی ایسی مصیبت، وبال، کوئی ایسی چٹی پڑ جاتی ہے جس کے نتیجے میں کچھ نہیں کر سکتے تو فرمایا وقتی طور پر اس کے نتیجے میں تم رک سکتے ہو کہ اتفاق ہو گیا آپ دینا چاہتے ہیں مگر دے نہیں سکتے۔

"ہاں جس کو اللہ جلّ شانہ توفیق اور انشراح صدر بخشے وہ علاوہ اس ماہواری چندے کے اپنی وسعت، ہمت اور اندازۂ مقدرت کے موافق یکمشت کے طور پر بھی مدد دے سکتا ہے"۔ پس یہ وہ تحریک تھی جس کی وجہ سے میں نے یہ سمجھا کہ دراصل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یکمشت امداد کو اس لازمی دائمی چندے کے بعد بیان فرما رہے ہیں۔ یہ وجہ تھی جو میں نے لازمی چندے نہ دینے والوں سے یکمشت امداد لینی بند کر دی۔ جو ایسا کرتے ہیں وہ اس کے علاوہ یکمشت دیں تو بہت اچھی بات ہے۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ فقرے سنیں جو اس آیت کریمہ کی یاد دلاتے ہیں ھٰٓاَنۡتُمۡ ھٰٓؤُلَآءِ۔ خدا جس طرح آپ سے مخاطب ہے ھٰٓاَنۡتُمۡ ھٰٓؤُلَآءِ۔ اسی رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرماتے ہیں "اور تم اے عزیزو، میرے پیارو، میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو!" سبحان اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ میں سے ہر ایک قربانی کرنے والے کو یہ مرتبہ عطا کر رہے ہیں۔ فرماتے ہیں "میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلۂ بیعت میں داخل ہو"۔ یہ سلسلۂ بیعت میں داخل ہونا بھی اللہ کی رحمت کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ میرے سلسلۂ بیعت میں داخل ہو کے گویا تم نے مجھ پر احسان کر دیا۔ وہ شاخیں جو شجر کے ساتھ رہتی ہیں شجر کا ان پر احسان ہوتا ہے۔ ان شاخوں کا شجر پر احسان نہیں ہوا کرتا۔ شجر کے ساتھ وابستہ ہیں تو سرسبز رہیں گی، جونہی الگ ہوئیں وہ خشک پتوں اور خشک ٹہنیوں میں تبدیل ہو جائیں گی۔

پس فرمایا "میرے پیارو! میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلۂ بیعت میں داخل ہو اور اپنی زندگی، اپنا آرام، اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو"۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روح کتنی خوش ہو گی آج ہزاروں لاکھوں ایسے جماعت میں شامل لوگوں کو دیکھ کر جو بعینہٖ اس بیان کے مطابق دین کی راہ میں قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔ "اپنی زندگی، اپنا آرام، اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو جو کچھ کہوں تم اسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے لیکن میں اس خدمت کے لئے معیّن طور پر اپنی زبان سے تم پر کچھ فرض نہیں کر سکتا"۔

یہ وجہ ہے جو میں اپنی تحریکات میں اس زمانے میں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ توقع آپ کی ذات سے بڑی شان سے پوری ہو رہی ہے، یہی وجہ ہے کہ میں معین طور پر آپ سے بعض تحریکات کے متعلق نہیں کہا کرتا کہ اتنا پیش کرو۔ تحریک کا اندازہ تو میں کئی دفعہ پیش کر دیتا ہوں مگر بعض تحریکات کے متعلق آپ کو علم نہیں ہے کہ میں وہ تحریکات بھی آپ کے سامنے پیش نہیں کرتا تا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمان کے اوپر پورا اتروں اور بہت سی ایسی تحریکات ہیں جو پیش نہیں کی گئیں مگر خدا نے ان کی ضرورت سے بڑھ کر عطا کر دیا۔ اور حیرت ہوتی ہے یہ سوچ کر کہ دل میں خیال آیا یہ خدمت دین ضروری ہے اور اسی دن یا اس کے بعد دوسرے دن دور و نزدیک سے خطوط آنے شروع ہوئے کہ ہماری خواہش ہے کہ اس قسم کی خدمت پر آپ جس طرح چاہیں خرچ کریں۔ پس ایسی بھی بہت سی تحریکات ہیں جو کسی حساب کتاب میں درج نہیں ہیں مگر خدا کے حساب میں درج ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میں جو کچھ کہوں تم اسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے لیکن میں اس خدمت کے لئے معین طور پر اپنی زبان سے تم پر کچھ فرض نہیں کرتا تا کہ تمہاری خدمتیں نہ میرے کہنے کی مجبوری سے بلکہ اپنی خوشی سے ہوں"۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس کتاب سے اقتباس لیا گیا ہے جس کا نام فتح اسلام ہے اور اس کے روحانی خزائن کی جلد ۳ صفحہ ۳۳ اور ۳۴ سے یہ عبارت لی گئی ہے۔

جہاں تک میں فتح اسلام کے پیغامات کو سمجھ سکا ہوں میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ اس کے ہر پہلو پر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ عمل کر کے دکھاؤں اور جماعت کو بھی اس پر عمل کرنے کی طرف بلاتا رہوں۔ اور جو تحریر میں نے آپ کے سامنے پڑھی ہے اس کے متعلق میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کے ہر پہلو پر توجہ کی میں نے اپنی پوری دیانتداری سے کوشش کی ہے اور میں اس بات کا گواہ ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو توقعات اپنی جماعت سے یعنی اپنی جماعت کے اعلیٰ ممبروں سے تھیں، میں اس

ارشاد نبوی ﷺ
خَیرُ الزَّادِ التَّقوٰی
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 بینگو لین کلکتہ 700001
دکان-248-1652, 248-5222
رہائش-243-0794 27-0471

بات کا گواہ ہوں کہ خدا تعالیٰ نے بعینہ مجھے یہ توفیق بخشی ہے کہ میں وہی توقعات آپ سب سے رکھ سکوں۔ اور جب میں اس بات پر غور کرتا ہوں تو میری روح سجدہ ریز ہو جاتی ہے کہ سو سال پہلے کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توقعات آج کتنی شان سے پوری ہو رہی ہیں۔ پس اس میں میں اپنے وجود کی ایک ادنیٰ بھی بڑائی نہیں سمجھتا۔ نہ آپ کی قربانی کو وہ مقام دیتا ہوں جس کے نتیجے میں گویا جماعت پر کوئی احسان ہو ۔ مجھ پر بھی اللہ کا احسان ہے آپ پر بھی اسی اللہ کا احسان ہے۔ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جوتیوں کے صدقے یہ خدمات سرانجام دے رہا ہوں آپ بھی انہیں جوتیوں کے صدقے یہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

پس یقین کریں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کو اس زمانے کا مامور بنایا گیا تھا ان کی جوتیاں اٹھانا ہمارا فخر ہے۔ آپ کے پاؤں کی خاک ہمارا فخر ہے ، ہماری آنکھوں کا سُرمہ ہے۔ بعینہ یہ وہی مضمون ہے جو صحابہ کے رسول اللہ کے ساتھ تعلق سے ثابت ہے۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پیچھے پیچھے پھرا کرتے تھے۔ آپ کی قدموں کی خاک کو اپنے منہ پر ملتے تھے۔ آپ کی کشف برداری کو اپنا اعزاز سمجھا کرتے تھے۔ یہاں تک آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جب کُلّی کیا کرتے تھے تو بڑھ بڑھ کر صحابہ اپنے ہاتھوں میں لیتے تھے۔ یہ وہ مقام اور مرتبہ تھا جسے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے غلام کامل کی صورت میں دوبارہ ہم پر ظاہر فرمادیا۔

پس یہ کہنا تو آسان ہے یعنی یہ کہنا تو بظاہر آسان ہے کہ "صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا" مگر فی الحقیقت یہ کہنا بہت مشکل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب تک ان تمام باتوں پر گواہ نہ ہو جاتے اس وقت تک یہ دعویٰ کر ہی نہیں سکتے تھے۔ پس آج آپ ہیں اور میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ آپ ہیں جو صحابہ سے مل چکے ہیں۔ یہ اعزاز کسے نصیب تھا، کسے نصیب ہو سکتا تھا۔ چودہ سو سال کی محرومیوں کے بعد ہمیں خدا نے صحابہ کرام سے ملادیا۔ اتنا بڑا اعزاز کہ قرآن نے اس کا ذکر فرمایا۔ فرمایا کہ ایسے آنے والے لوگ ہیں جو ابھی تک صحابہ سے نہیں مل سکے مگر ملیں گے اور ضرور ملیں گے۔

پس اے جماعت احمدیہ ! تمہیں مبارک ہو اور بے انتہا مبارک ہو کہ تمہارا ذکر قرآن میں موجود ہے۔ تمہارا ذکر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زبان پر جاری ہو چکا ہے۔ تم وہ ہو جن کو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بے انتہا قربانیاں اور دعائیں کر کے صحابہ سے ملا دیا ہے۔ پس اس کا شکر جتنا بھی ادا کرو کم ہے۔ اور ایک ہی صورت شکر کی ہے کہ ہم اس پیغام کو ہمیشہ آگے سے آگے بڑھاتے چلے جائیں۔ مشعل بردار بن جائیں اس پیغام کے۔ دنیا کے اندھیروں کو ان مشعلوں کے نور کے ساتھ جگمگا دیں۔ جہاں بھی ہم جائیں اللہ کا وہ نور جو ہماری پیشانیوں کو عطا ہو ہمارے آگے آگے بھاگے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جہاں بھی ہم جائیں ہر تاریکی کو روشنی میں بدل دیں۔ یہی میری دعا اور یہی میری توقع ہے جو آپ سے بھی ہے اے مخاطبین جو جرمنی جماعت سے تعلق رکھتے ہو اور آپ کی وساطت سے ان سب سے بھی ہے جو دنیا میں اس وقت میرا یہ خطبہ سن رہے ہیں یا کل یا پرسوں سنیں گے۔

یاد رکھو ہمیں خدا نے ایک اعزاز بخشا ہے۔ ایک ایسا اعزاز بخشا ہے جو درمیان کے تیرہ سو سال میں گزرنے والوں کو نہیں بخشا گیا۔ اتنا بڑا اعزاز ہے اس کے شکر میں ساری زندگی خرچ کر دو تو وہ کم ہو گا اس شکر کا حق ادا نہیں کر سکو گے۔ پس ایک آگ لگا لو اپنے دل میں ، **ایک لَو لگا لو کہ تم زندگی کے آخری سانس تک خدا تعالیٰ کی راہ میں خدمت دین میں جو کچھ ہے وہ خرچ کرتے رہو گے اور اسکے نتیجے میں یہ نہیں سمجھو گے کہ دین پر تم نے کوئی احسان کیا۔** اس کے نتیجے میں یہی اقرار کرو گے کہ اللہ کا ہم پر احسان ہے۔ اللہ کرے کہ یہ احسان آپ پر ہمیشہ آگے سے آگے بڑھتا رہے۔ خدا کرے کہ ہم ان نیکیوں کو اس صدی میں ہی نہیں بلکہ اگلی صدی میں بھی ان کی پوری حفاظت کرتے ہوئے دھکیلتے چلے جائیں۔ خدا کرے کہ دنیا کی کایا پلٹنے والے ہم ثابت ہوں اور دنیا ہماری کایا نہ پلٹ سکے۔ ان دعائیہ کلمات کے بعد اب میں اس خطبے کو ختم کرتا ہوں۔

☆......☆......☆......☆

مجلس خدام الاحمدیہ نائجیریا (افریقہ) کا چھبیسواں سالانہ اجتماع
اور
لجنہ اماء اللہ نائجیریا کی بارھویں تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ نائجیریا کا ۲۶واں سالانہ اجتماع یکم تا ۳ر مئی ۱۹۹۸ء شمس الدین گرامر سکول ایکوروڈو (Ikurodu) لیگوس سٹیٹ میں منعقد ہوا۔ ملک کی تمام مجالس کی نمائندگی کرتے ہوئے ۲۰۰۰ خدام نے شرکت کی۔ تین روزہ اجتماع میں علمی ،ورزشی مقابلہ جات، معلومات عامہ کا پروگرام اور تقریری مقابلے منعقد ہوئے۔ اس سال خاص موضوع The Youth & Nation Biulding تھا۔

صدر خدام الاحمدیہ نائجیریا مکرم عبدالوہاب ماتیپو (Matepo) صاحب نائب امیر محترم الحاجی احمد الحسن صاحب مشنری انچارج مکرم مولوی مظفر احمد صاحب نے خدام کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ خدام اپنے اخلاق کا معیار بلند کریں۔

خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی خبریں لوکل ریڈیو اور ٹیلیویژن پر نشر ہوئیں۔ صدر خدام الاحمدیہ اور قائد علاقہ لیگوس کا ۳۰ منٹ کا انٹرویو Fedral Radio Cooperation لیگوس نیشنل سٹیشن سے نشر ہوا۔ معززین علاقہ اور گورنمنٹ کے نمائندگان نے بھی اجتماع میں شرکت کی۔

اسی طرح لجنہ اماء اللہ نائجیریا کی بارھویں قومی تربیتی کلاس مورخہ ۳۰ر اپریل ۱۹۹۸ء بمقام احمدیہ مسجد اوجوکورو (Ojokoro) لیگوس سٹیٹ منعقد ہوئی اور چار روز جاری رہنے کے بعد ۳ر مئی ۱۹۹۸ء بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ ملک کی تمام لجنات کی نمائندگی میں ۳۹۴ لجنات نے شرکت کی۔ یہ تربیتی کلاس جماعت احمدیہ کے ہیڈ کوارٹر اوجوکورو کی سنٹرل مسجد میں منعقد ہوئی۔

تربیتی کلاس کے اہم پروگرامز میں محافل سوال و جواب، تجوید القرآن، ویڈیو پروگرام کے ذریعہ لجنہ کے تعمیراتی پروگرام اور جماعت کے معززین کی تقاریر تھیں۔

دوران تربیتی کلاس لجنہ کے مختلف علمی مقابلہ جات بھی ہوئے۔ اسی طرح پورا سال بہتر کام کرنے والی مجالس اور ممبرات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

کلاس کا اختتام مکرم مشنری انچارج صاحب کی اختتامی تقریر اور دُعا کے ساتھ ہوا۔

(رپورٹ : حبیب احمد نمائندہ الفضل انٹر نیشنل)

درخواست دُعا

☆ مکرم محمد یوسف صاحب خان سرینگر نے اعانت بدر میں مبلغ 50روپے ادا کر کے اہل خانہ کیلئے درخواست دعا کی ہے۔

☆ ۔ مکرم مبارک احمد صاحب لون ناصر آباد نے 50روپے اعانت بدر ادا کر کے والدین کی مغفرت کیلئے دُعا کی درخواست کی ہے۔

☆۔ مکرم قریشی مظفر احمد صاحب چک ایمر چھ نے 50روپے اعانت بدر ادا کئے ہیں نرینہ اولاد کیلئے درخواست دُعا کی ہے۔

☆۔ مکرم ڈاکٹر محمد سلطان صاحب آف سری نگر نے 50روپے اعانت بدر میں ادا کر کے ملازمت کیلئے درخواست دُعا کی ہے۔

☆۔ مکرم تنیم احمد صاحب سرینگر نے اعانت بدر میں 50روپے ادا کر کے بیٹے عمران کیلئے دُعا کی درخواست کی ہے۔

بقیہ صفحہ : 15

الحمد للہ باوجود مخالفین کی ناکام کوششوں کے بہت سے غیر مسلم اور غیر احمدی معززین نے نہایت غور سے جلسہ کی کارروائی کو سنا دونوں جلسوں کے پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے زنانہ جلسہ گاہ بذریعہ T.V سننے اور دیکھنے کا انتظام تھا۔

دونوں دن جلسہ گاہ اور قیام گاہ کے پاس بک سٹال لگائے گئے اڑھائی ہزار کی کتب فروخت ہوئیں سینکڑوں کی تعداد میں پمفلٹ مفت تقسیم کئے گئے۔

میڈیکل کیمپ

قیام گاہ کے پاس ایک ہومیوپیتھی ڈسپنسری ایک غیر مسلم ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر کی طرف سے لگائی گئی جہاں مہمانوں کو دوائی فراہم کی گئی مورخہ ۹۸۔۵۔۱۰ کو بنگلور سے مکرم ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب تشریف لائے کیمپ میں بہت سے مریضوں کا معائینہ کیا اور دوائی فری فراہم کی۔ جلسہ پیشوایان مذاہب میں مختلف مذاہب کے نمائندہ مقررین کی خدمت میں قرآن مجید انگریزی ترجمہ اور کتب تحفتاً پیش کی گئیں ۶ تا ۱۳ مئی مسلسل اخبارات نے کنڑی زبان میں کانفرنس کے متعلق نمایاں سرخیوں سے خبریں شائع کیں۔ ۱۳ مئی کو دوردرشن بنگلور نے جلسہ کے پہلے دن کی خبر دی اسی روز آل انڈیا ریڈیو (بھدروائی) نے سیرت النبی کے جلسہ کی تفصیل بتاتے ہوئے پندرہ منٹ تک تمام مقررین کی تقریر کے اقتباسات پیش کئے۔

مولیٰ کریم اس جلسہ کے دوررس نتائج نکالے اور سعید روحوں کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے کانفرنس کے دونوں دن کے جلسوں کی ویڈیو کیسٹ تین عدد کیسٹ پر مشتمل ہے ضرورت مند احباب شموگہ مشن سے رابطہ کریں۔

صغیر احمد طاہر مبلغ سلسلہ

فون: 78105

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۲۷ دسمبر ۱۹۹۴ء

نشان کسوف و خسوف سائنس کی روشنی میں

مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب ریٹائرڈ پروفیسر شعبہ ہیئت عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد

تمہید

خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے "نشان کسوف و خسوف سائنس کی روشنی میں" اور خاکسار کو یہ گائڈ لائن دی گئی ہے۔ "سائنس کی دنیا میں اس نشان کی اہمیت اور اب تک کی تحقیقات نیز مختلف دعویداران مہدویت کا حال اس نشان کی روشنی میں"

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے اور ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے امسال جماعت احمدیہ نشان کسوف و خسوف کی صد سالہ جوبلی منارہی ہے۔ ایک سو سال پہلے ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۹۴ء میں مقدس بستی قادیان کے فلک پر رمضان کے مبارک مہینہ میں اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان نشان کسوف و خسوف (یعنی سورج گرہن اور چاند گرہن کے نشان) آخری زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا کی ہدایت کیلئے آنے والے امام مہدی و مسیح موعود کیلئے ظاہر ہوئے تھے۔ یوں تو گرہن کثرت سے ہوتے رہتے ہیں لیکن ان کسوف و خسوف کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخری زمانے میں آنے والے مامور کیلئے بطور نشان تھے اور ان کے بارے میں ذکر قرآن مجید حدیث شریف اور دوسرے مذاہب کی کتابوں میں پایا جاتا ہے۔

ہم ایسے وقت میں نشانِ خسوف و کسوف کی صد سالہ جوبلی منارہے ہیں جو سائنس کے عروج کا زمانہ ہے۔ یہ وہ زمانہ ہے جس میں قرآن مجید کی یہ پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں کہ:

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝ وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۝ (التکویر آیت ۱۱،۱۲)

یعنی: اور جب کتابیں پھیلادی جائیں گی اور جب آسمان کی کھال اتاری جائیگی۔ یعنی پریس کثرت سے ہونگے اور علم ہیئت میں بہت ترقی ہوگی (تفسیری ترجمہ از تفسیر صغیر از حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ)

چنانچہ بفضلہ تعالیٰ ہمیں نظام شمسی کے متعلق سورج گرہن چاند گرہن کے متعلق بڑا تفصیلی علم حاصل ہے۔ کتابیں موجود ہیں اور باریک حسابات کئے جاسکتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ سائنس کی روشنی میں بعض باتیں آپ کی خدمت میں پیش کرونگا جن سے اس عظیم الشان آسمانی نشان کی بلند شان ظاہر ہوتی ہے۔ الحمد للہ۔

قرآن مجید اور حدیث شریف میں کسوف و خسوف کے بارے میں پیشگوئی

قرآن مجید میں قرب قیامت کے بیان میں گرہن کا ذکر آتا ہے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۝ (سورۃ القیامۃ آیت ۸تا۱۱)

یعنی جس وقت آنکھیں پتھرا جائینگی اور چاند گرہن ہوگا اور سورج اور چاند اکٹھے کئے جائینگے یعنی سورج کو بھی گرہن لگے گا تب اس روز انسان کہے گا کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے؟

ان آیات کریمہ میں آخری زمانہ اور قرب قیامت کی خبروں میں سے یہ اہم خبر بتائی گئی ہے کہ اس وقت سورج اور چاند کو گرہن لگیں گے۔ چونکہ آنے والے موعود کی خبر آخری زمانہ میں بتائی گئی ہے ان دو خبروں کا آپس میں گہرا تعلق ہے جیسا کہ حدیث شریف سے اس کی تصدیق ملتی ہے۔

سیدنا و مولانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پہلے نشان کسوف و خسوف کے بارے میں ایک بے نظیر پیشگوئی فرمائی تھی۔

حضرت علی بن عمر البغدادی الدار قطنی جو چوتھی صدی ہجری میں بلند پایہ محدث گذرے ہیں وہ اپنی سنن دار قطنی میں حضرت امام باقر محمد بن علیؓ کی روایت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث درج فرماتے ہیں:

اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

(سنن دار قطنی جلد اول صفحہ ۱۸۸ مطبع انصاری دہلی)

یعنی ہمارے مہدی کیلئے دو نشان مقرر ہیں اور جب سے آسمان اور زمین پیدا ہوئے ہیں یہ نشان کسی اور (مامور) کے حق میں ظاہر نہیں ہوئے۔ وہ یہ ہیں کہ رمضان کے مہینہ میں چاند کو اول رات کو گرہن لگے گا (یعنی گرہن کی راتوں میں سے اول رات کو) اور سورج کو درمیان میں گرہن لگے گا۔ (یعنی گرہن کے دنوں میں سے درمیانے دن کو) اور یہ ایسے نشان ہیں کہ جب سے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین پیدا کئے کبھی کسی (مامور) کیلئے ظاہر نہیں ہوئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عظیم الشان پیشگوئی کو بزرگان امت اپنی کتابوں میں پیش کرتے آئے ہیں۔ سُنّی اور شیعہ دونوں فرقوں کی کتابوں میں یہ پیشگوئی موجود ہے۔

سورج گرہن اور چاند گرہن قانونِ نیچر کے مطابق ہوتے ہیں۔ چاند اور زمین ایک دوسرے کے گرد گھومتے ہیں اور ان کا ایک چکر ایک مہینہ میں ہوتا ہے۔ یہ دونوں مل کر سورج کے گرد گھومتے ہیں اور یہ ایک چکر ایک سال میں ہوتا ہے جب چاند زمین کے گرد گھومتے ہوئے سورج کے آگے اس طرح آجاتا ہے کہ سورج کی روشنی کو زمین پر پڑنے سے روک دیتا ہے تو سورج گرہن ہو جاتا ہے اور جب زمین چاند اور سورج کے درمیان اس طرح آجاتی ہے کہ زمین کا سایہ چاند پر گرتا ہے تو چاند گرہن ہو جاتا ہے۔ سورج گرہن اس وقت ہوتا ہے جب چاند بالکل نظر نہیں آتا اور چاند گرہن اس وقت ہوتا ہے جب چاند مکمل ہوتا ہے۔ دونوں گرہن کیلئے ضروری ہوتا ہے کہ سورج چاند اور زمین ایک ہی لائن میں ہوں یا قریب قریب ایک لائن میں ہوں۔

چاند کی حرکت کافی پیچیدہ ہے۔ چاند اور زمین کے درمیان فاصلے میں اور رفتار میں اور دونوں کے سورج سے فاصلے اور رفتار میں حدود کے اندر کمی بیشی ہوتی رہتی ہے اور گرہنوں کے حدود مقرر ہیں۔

ہجری قمری مہینہ کی ابتداء اس وقت ہوتی ہے جب چاند اس قدر بڑھا ہوتا ہے کہ وہ نظر آسکتا ہے۔ اگر ہجری کیلنڈر استعمال کیا جائے تو چاند گرہن مہینہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں میں سے کسی بھی ایک تاریخ کو ہو سکتا ہے اور سورج گرہن ۲۷، ۲۸، ۲۹ تاریخوں میں سے کسی بھی ایک تاریخ کو ہو سکتا ہے۔ حدیث شریف میں یہ بتایا گیا ہے کہ چاند گرہن رمضان کی اول رات میں ہوگا اور سورج گرہن درمیان میں۔ لہٰذا چاند گرہن کیلئے تیرھویں رمضان اور سورج گرہن کیلئے اٹھائیسویں رمضان مقرر ہوئے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد اور پیشگوئی کا وقوع

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بے نظیر پیشگوئی ہمارے زمانہ میں ایمان افروز رنگ میں پوری ہو کر مہدی معہود کا نشان دہی کرتی ہے یہ پیشگوئی آج سے سو سال قبل حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوۃ والسلام کے حق میں پوری ہوئی جو کہ اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق تھے۔

۱۸۸۲ء میں آپ کو ماموریت کا پہلا الہام ہوا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں آپ نے چودھویں صدی ہجری کے مجدد ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے حکم پانے کے بعد آپ نے ۱۸۸۹ء کو پہلی بیعت لی اور احمدیہ مسلم جماعت کی بنیاد ڈالی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے علم پا کر آپ نے ۱۸۹۱ء میں یہ اعلان فرمایا کہ آپ ہی وہ مسیح موعود اور مہدی موعود ہیں جن کی آمد کی بشارت سیدنا و مولانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ آپ نے اپنے دعویٰ کی صداقت ثابت کرنے کیلئے دلائل بھی پیش فرمائے لیکن وقت کے علماء نے آپ کو جھٹلایا اور آپ کی شدید ترین مخالفت کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آسمانی نشان دکھایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے عین مطابق رمضان کی مقررہ تاریخوں میں ۱۳۱۱ھ بمطابق ۱۸۹۴ء چاند اور سورج کو گرہن لگے۔ چاند گرہن ۱۳ر رمضان المبارک (۲۱ مارچ) کو رات کے ابتدائی حصہ میں قادیان میں ہوا اور سورج گرہن ۲۸ر رمضان المبارک بروز جمعۃ المبارک (۶ اپریل) کو ہوا۔ دونوں گرہن قادیان سے نظر آئے۔

ان نشانات کے ظاہر ہونے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کتاب نور الحق حصہ دوم تحریر فرمائی جس میں آپ نے تحریر فرمایا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت جو دعویٰ مسیح موعود اور مہدی موعود ہونے کا کیا تھا اس کی تصدیق چاند گرہن اور سورج گرہن سے ہو گئی ہے۔ یہ ایک عظیم الشان آسمانی نشان ہے جو کسی اور کیلئے پہلے ظاہر نہیں ہوا۔

یہ بات قابل توجہ ہے کہ چاند کو جب گرہن لگتا ہے تو زمین کے نصف کرہ سے زیادہ حصہ سے دیکھا جاسکتا ہے لیکن سورج گرہن کم علاقے سے دیکھا جاسکتا ہے۔ چونکہ زمین کا ۳/۴ حصہ پانی ہے اور صرف ۱/۴ حصہ خشکی ہے لہٰذا کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ کسی سمندر پر سورج گرہن ہوتا ہے۔ ۶ر اپریل ۱۸۹۴ء کا سورج گرہن ایسا تھا کہ وہ ایشیا کے بڑے حصہ سے جس میں ہندوستان بھی شامل ہے دیکھا جاسکتا تھا جہاں پیشگوئی کے مقصود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام موجود تھے۔ آپ نے اور آپ کے صحابہ نے اپنی آنکھوں سے اسے دیکھا اور نماز کسوف پڑھی۔ الحمد للہ۔ تین بزرگ صحابہ نے جب یہ دیکھا کہ ۱۳ر رمضان کو چاند گرہن ہو چکا ہے تو اس یقین کے ساتھ کہ اب ۲۸ر رمضان کو سورج گرہن ہونے والا ہے وہ لاہور سے قادیان تشریف لائے تا اپنے آقا کے ساتھ گرہن کو ملاحظہ کریں اور

نماز کسوف ادا کریں اور بیت المبارک کے چھت پر نماز کسوف ادا کی گئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا کہ اس میں بھی حق کے طالبوں کیلئے نشان ہے کہ گرہن ہندوستان سے دیکھا جاسکتا تھا کیونکہ حکمتِ الٰہیہ نشان کو اس کے اہل سے جُدا نہیں کرتی۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ :

ان الشمس تنکسف مرتین فی رمضان

(مختصر تذکرہ قرطبی ص۱۴۸ القطب الربانی عبدالوہاب شعرانیؒ)

چنانچہ اگلے سال ۱۸۹۵ء (۱۳۱۲ھ) میں بھی رمضان کے مہینے میں دونوں گرہن ہوئے۔ یہ گرہن قادیان سے نظر نہیں آئے زمین کے مغربی کرہ سے نظر آسکتے تھے۔ چاند گرہن ۱۱ر مارچ ۱۸۹۵ء کو ہوا اور سورج گرہن ۲۶ مارچ کو۔ ان گرہنوں کے وقت بھی قادیان میں تاریخیں ۱۳ اور ۲۸ تھیں۔ چونکہ ہجری مہینہ کی ابتداء چاند کے نظر آنے سے شروع ہوتی ہے۔ لہٰذا مقام کے بدلنے سے تاریخیں بدل سکتی ہیں۔

حضرتؑ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں ان گرہنوں کا بھی ذکر فرمایا ہے۔(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰۵۔۲۰۲)

وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ کے الفاظ میں

حکمت

قرآن مجید نے سورج گرہن کے الفاظ کی بجائے سورج اور چاند کے جمع ہونے کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں اس پر غور کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ یٰسین میں واضح طور پر فرمایا کہ :

لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِيْ لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ

یعنی سورج چاند کو پکڑ نہیں سکتا۔ اس لئے جُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ سے یہ استنباط نہیں کیا جا سکتا کہ سورج چاند کو پکڑ لے گا۔ بلکہ یہی مراد ہے کہ سورج بھی گرہن میں شریک ہوگا جیسا کہ دار قطنی کی حدیث میں وضاحت ہے۔

اللہ تعالیٰ کے کلام میں حکمت ہوتی ہے۔ قرآن مجید نے چاند گرہن کیلئے تو خسف کا لفظ استعمال فرمایا ہے جو عام طور پر گرہن کیلئے استعمال ہوتا ہے لیکن سورج گرہن کیلئے کسف کا لفظ استعمال نہیں فرمایا جو عام طور پر سورج گرہن کیلئے استعمال کیا جاتا ہے بلکہ سورج گرہن کیلئے جُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب نورالحق حصہ دوم میں فرماتے ہیں :

”قرآن نے کسوف کو کسوف کے لفظ سے بیان نہیں کیا تا ایک امر زائد کی طرف اشارہ کرے کیونکہ یہ سورج گرہن جو بعد چاند گرہن کے ہوا یہ ایک غیر معمولی اور نادر الصور تھا اور اگر تو اس پر گواہ طلب کرتا ہے یا مشاہدہ کرنے والوں کو چاہتا ہے۔ پس اس سورج گرہن کی صورِ غریبہ اور اشکال عجیبہ مشاہدہ کر چکا ہے پھر تجھے اس بارہ میں وہ خبر کفایت کرتی ہے جو دو مشہور اور مقبول اخبار پانیر (PIONEER) اور سیول ملٹری گزٹ (CIVIL & MILITARY GAZETTE) میں لکھی گئی ہے اور وہ دونوں پرچے مارچ ۱۸۹۴ء کے مہینہ میں شائع ہوئے ہیں“ (نورالحق حصہ دوم)

گرہنوں کے اقسام ہوتے ہیں۔ بعض گرہن خفیف ہوتے ہیں اور بعض نمایاں ہوتے ہیں۔ ۱۸۹۴ء کے رمضان کا سورج گرہن نمایاں قسم کا تھا۔ پروفیسر J.A.Mitchell نے اپنی کتاب

Eclipses of The Sun

(Columbia University Press New York 5th Edition 1951 Page 53)

میں سورج گرہن کے چار اقسام کا ذکر کیا ہے۔ وہ چار اقسام یہ ہیں :-

(1)Partial (2)Annular(3)Annular-Total(4) Total

Partial گرہن میں سورج کا کچھ حصہ تاریک ہو جاتا ہے۔

Annular گرہن میں سورج کا درمیانی حصہ تاریک ہو جاتا ہے لیکن اطراف کا حصہ تاریک نہیں ہوتا۔

Total گرہن میں سورج تمام کا تمام تاریک ہو جاتا ہے۔

Annular-Total جیسا کہ نام سے ظاہر ہے Total اور Annular کے درمیان کی قسم ہے۔ یہ تیسری قسم کا گرہن سب سے زیادہ نایاب ہے۔ پروفیسر Mitchell نے ماضی کے گرہنوں کا جائزہ لینے کے بعد یہ استنباط کیا ہے کہ اوسط صدی میں 237 سورج گرہن ہوئے جس میں سے صرف دس تیسری قسم کے تھے۔ اس قسم کے گرہن میں چاند کا سایہ اور سورج دونوں ایک ہی سائز کے ہوتے ہیں اور سورج چاند اور زمین بالکل ایک لائن میں ہوتے ہیں۔ گرہنوں کے دوسرے اقسام کیلئے اتنی باریکی کے ساتھ تینوں اجرام کا ایک لائن میں جمع ہونا ضروری نہیں ہوتا۔ ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ کا سورج گرہن اس تیسری قسم کا تھا۔ وہ عام سورج گرہن سے مختلف تھا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر فرمایا ہے۔ یہ گرہن وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ کی بہترین تصویر پیش کر رہا تھا۔ زمین سے دیکھا جائے تو سورج چاند کے بالکل پیچھے تھا۔

یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ چاند گرہن حقیقت میں اس لحاظ سے چاند گرہن ہے کہ زمین کا سایہ چاند پر پڑتا ہے لیکن جسے ہم سورج گرہن کہتے ہیں وہ حقیقت میں زمین گرہن ہے کیونکہ چاند کا سایہ زمین پر پڑ رہا ہوتا ہے۔ اگر کوئی زمین کے باہر سے Satellite پر سے دیکھے تو وہ کہے گا زمین کو گرہن لگا۔ سورج تو روشن چراغ ہے۔ سورج پر کوئی سایہ نہیں گر رہا ہوتا۔ سورج گرہن کے وقت چاند اور سورج دونوں آسمان پر زمین کے ایک ہی طرف جمع ہو جاتے ہیں۔ قرآن مجید نے بجائے سورج گرہن کے الفاظ استعمال کرنے کے سورج گرہن کی اس بنیادی حقیقت کو بیان فرمایا ہے۔ الغرض وجمع الشمس والقمر کے الفاظ نہایت بصیرت افروز ہیں اور ایسی حقیقت پر مبنی ہیں جس کی سائنس تصدیق کرتی ہے۔ قرآن مجید نے چاند گرہن کیلئے جمع الشمس والقمر کے الفاظ استعمال نہیں فرمائے۔ جب چاند گرہن ہوتا ہے تو زمین کے ایک طرف سورج ہوتا ہے اور زمین کے دوسری طرف چاند ہوتا ہے۔

الحاج حضرت حکیم حافظ مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے درسِ قرآن مجید کے Notes میں یہ درج ہے :-

”گرہن کی اصل یہی اقرانِ شمس و قمر ہے۔ یعنی ایک کا وجود دوسرے کے بالمقابل حائل ہو جاتا ہے جو نور کے ہوتے ہوئے نور نظر نہیں آتا“ (درس القرآن زیر آیت ہذا)

اعتراضات کے جوابات

یہ اعتراض کرتے کہ کئی مدعیان مہدویت ہوئے ہیں اور کئی دفعہ رمضان میں چاند گرہن سورج گرہن ہوئے ہیں۔ حدیث شریف کی پیشگوئی کی عظمت کو کم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ درست ہے کہ وقتاً فوقتاً رمضان کے مہینے میں دونوں گرہن ہوتے ہیں لیکن حدیث شریف میں معین تاریخوں کا ذکر ہے اور مدعی کا موجود ہونا جو اسے اپنا نشان قرار دے ضروری شرط ہے۔ لِمَهْدِيِّنَا کے الفاظ میں ل افادیت کا ہے۔ یعنی یہ مہدی کے فائدہ کیلئے ہے۔ حدیث شریف کے الفاظ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ۔۔خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ صاف طور پر بتاتے ہیں کہ اس پیشگوئی میں کوئی معمولی بات نہیں بتائی گئی ہے۔

ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادِ مبارک پر خاکسار نے گرہنوں کے بارے میں تحقیق کی اور دوسرے فلکیات کا علم رکھنے والے لوگوں سے بھی مدد لی۔ کلکتہ میں حکومتِ ہندوستان کا ادارہ ہے۔

Positional Astronomy Centre, India Meterodogicial Department, New Alipore, Calcutta 700057

میری درخواست پر وہاں کے موجودہ ڈائرکٹر اشوک بھٹناگر صاحب نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ تحقیق کی۔ انہوں نے دس سالوں کا مطالعہ کیا جن میں دونوں گرہن رمضان کے مہینے میں ہوئے تھے۔ اور انہوں نے ان دس سالوں میں سے صرف ۱۸۹۴ء کے سال کو ایسا پایا جس میں سورج گرہن اور چاند گرہن دونوں قادیان سے رمضان کی مقرر کردہ تاریخوں میں نظر آسکتے تھے۔ ان کی تحقیقات کے نتائج رسالہ ریویو آف ریلیجنز جولائی ۱۹۸۷ء میں شائع ہوئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار نے ڈاکٹر موہن بلبھ کے ساتھ جو اس وقت عثمانیہ یونیورسٹی کے شعبہ ہیئت میں پروفیسر ہیں اس تحقیق کو جاری رکھا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ ہماری تحقیقات کے نتائج ریویو آف ریلیجنز جون ۱۹۹۲ء اور ستمبر ۱۹۹۴ء میں شائع ہوئے ہیں رسالہ Minaret جو Calicut سے نکلتا ہے اس نے بھی اپنے رسالہ اپریل تا جون ۱۹۹۴ء میں انہیں شائع کیا ہے رسالہ MAHA-VISVA جو Indian Astronomical Society کا رسالہ ہے اور کلکتہ سے شائع ہوتا ہے اس کی جلد ۵ (۱۹۹۲ء) اور جلد ۶ (۱۹۹۴ء۔۱۹۹۳ء) میں بھی ہماری تحقیقات شائع ہوئی ہیں۔

تحقیق کرنے پر ہم کو یہ معلوم ہوا کہ کم و بیش ہر ۲۲ سال میں ایک سال یا متواتر دو سال ایسے آتے ہیں جن میں دونوں گرہن رمضان کے مہینے میں زمین کے کسی نہ کسی حصہ پر ہوتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں ہوتا کہ ایک ہی مقام سے دونوں گرہن نظر آئیں۔ لیکن کسی معین مقام سے معین رمضان کی تاریخوں میں دونوں گرہنوں کا نظر آنا اس واقعہ کو نایاب بنا دیتا ہے۔ ۱۸۹۴ء سے قبل دونوں گرہنوں کا ۱۳ر رمضان اور ۲۸ر رمضان کو قادیان کے فلک پر ہونے کا واقعہ ۱۲۸۷ء (۶۸۶ھ) میں ہوا تھا۔ الغرض کئی صدیوں میں ایک دفعہ ایسا واقعہ ہوتا ہے اور مدعی کا عین وقت پر موجود ہونا اور اسے اپنی صداقت کا نشان قرار دینا یہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا کسی اور کو نصیب نہیں ہوا۔

(باقی)

بقیہ صفحہ : ۱

کے پھر اپنے تمام اوقات دنیا طلبی میں ہی برباد کر رہے ہو۔ اور دنیا طلبی بھی صرف وسائل جائزہ تک محدود نہیں بلکہ تمام ناجائز وسیلے جھوٹ اور دغا سے لیکر ناحق کے خون تک تم نے حلال کر رکھے ہیں۔ اور ان تمام شرمناک جرائم کے ساتھ جو تم میں پھیلے ہوئے ہیں کہتے ہو کہ آسمانی نور اور آسمانی سلسلہ کی ہمیں ضرورت نہیں بلکہ اس سے سخت عداوت رکھتے ہو۔ اور تم نے خداتعالیٰ کے آسمانی سلسلہ کو بہت ہلکا سمجھ رکھا ہے یہاں تک کہ اس کے ذکر کرنے میں بھی تمہاری زبانیں کراہت سے بھرے ہوئے الفاظ کے ساتھ اور بڑی رعونت اور ناک چڑھانے کی حالت میں ہجو کا حق ادا کرتی ہیں اور تم بار بار کہتے ہو کہ ہمیں کیونکر یقین آوے کہ یہ سلسلہ منجانب اللہ ہے۔ مَیں ابھی اس کا جواب دے چکا ہوں کہ اس درخت کو اُس کے پھلوں سے اور اس نیّر کو اس کی روشنی سے شناخت کرو گے۔ مَیں نے ایک دفعہ یہ پیغام تمہیں پہنچا دیا ہے اب تمہارے اختیار میں ہے کہ اس کو قبول کرو یا نہ کرو اور میری باتوں کو یاد رکھو یا لوحِ حافظہ سے بھلا دو۔

جیتے جی قدر بشر کی نہیں ہوتی پیارو
یاد آئینگے تمہیں میرے سخن میرے بعد

(فتح اسلام ص۴۵-۴۱)

ساؤتھ ریجنل احمدیہ مسلم کانفرنس کا بمقام شموگہ (کرناٹک) انعقاد

☆وسیع پیمانے پر کانفرنس کی تشہیر☆دور درشن' آکاشوانی اور ذی ٹی وی کے ذریعہ کانفرنس کی Coverage☆لوکل اور اسٹیٹ کے کثیر الاشاعت دس سے زائد اخبارات میں نمایاں سرخیوں و فوٹوز کے ساتھ تفصیلی خبریں — ☆وائس چانسلر کو ٹیمپو یونیورسٹی شموگہ پروفیسر پی وینکٹ سومیا کی شرکت "تبلیغ ہدایت" کے کنڑ ترجمہ کا اجراء

الحمد للہ امسال ساؤتھ ریجنل کانفرنس کا انعقاد ۱۰۔۹ مئی کو شموگہ میں ہوا۔ محترم محمد شفیع اللہ صاحب صوبائی امیر کرناٹک نے کانفرنس کی تیاری کے سلسلہ میں ایک سب کمیٹی تشکیل دی۔ الحمد للہ سب منتظمین نے احسن رنگ میں کام کر کے کانفرنس کو کامیاب بنایا۔

مورخہ ۹۸۔۵۔۸ کو مرکزی وفد محترم جمیل احمد صاحب ناصر ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان نمائندہ برائے کانفرنس کے ہمراہ شموگہ پہنچا۔ اس وفد میں محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان۔ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون۔ مکرم مولوی رفیق احمد صاحب منیجر ہفت روزہ بدر اور مکرم مولوی سید صباح الدین صاحب انسپکٹر وقف جدید شامل تھے۔

پریس کانفرنس

شام پانچ بجے ہوٹل جیول راک شموگہ میں پریس کانفرنس منعقد ہوئی۔ مورخہ ۹۸۔۵۔۷ کو ہی ساؤتھ ریجنل احمدیہ مسلم کانفرنس کے پروگرام کے ساتھ جماعت احمدیہ کے مختصر تعارف پر مبنی ایک پریس ریلیز 28 اخبارات کے نمائندوں کو دیا گیا۔ پریس کانفرنس میں گیارہ اخبارات کے نمائندگان نے شرکت کی۔ محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کرناٹک نے جماعت کا تعارف کروایا سوالات کے جوابات محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ محترم جمیل احمد صاحب ناصر ایڈووکیٹ۔ مکرم مبارک احمد صاحب قائد علاقائی کرناٹک۔ مکرم ایس ایم جعفر صادق صاحب۔ محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ شموگہ نے دیئے۔ مورخہ ۹۸۔۵۔۹ کو کنڑ اخبارات نے نمایاں سرخیوں کے ساتھ پریس کانفرنس کی کوریج کی آکاش وانی سے کانفرنس کے انعقاد کی تاریخوں کا اعلان ۹۸۔۵۔۷ سے ہی خبروں میں کرنا شروع کیا۔ Jan-avarthe Kanda Daily شموگہ جسکی اشاعت 25000 سے زائد ہے نے پریس کانفرنس کی فوٹو کے ساتھ نیز بنگلور سے نکلنے والے کثیر الاشاعت کنڑ اخبارات Samyukta Karnatka نے نمایاں سرخی کے ساتھ پریس کانفرنس کی تفصیلی خبر شائع کی۔

مورخہ 8.5.98 کو ہی کانفرنس کیلئے کیرالہ و تامل ناڈو۔ آندھرا پردیش اور کرناٹک کی جماعتوں سے مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی تھی مہمانوں کے قیام و طعام کے انتظام Vokkaliga Sunday و کیلگرے ہاسٹل کے دو وسیع ہال اور کمروں میں کیا گیا تھا ایک ہال میں نمازوں کا انتظام تھا جس میں دونوں دن باجماعت نماز تہجد و نمازوں اور درس و تدریس کا انتظام رہا۔

جلسہ پیشوایان مذاہب

مورخہ ۹۸۔۵۔۹ شام سوا پانچ بجے جلسہ پیشوایان مذاہب کو ٹیمپور نگا مندرا ہال میں مکرم جناب جمیل احمد صاحب ناصر ایڈووکیٹ ناظر تعلیم و نمائندہ خصوصی برائے کانفرنس کی زیر صدارت ہوا۔ جلسہ کی کارروائی مکرم ٹی احمد سعید صاحب آف کالیکٹ کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ عزیزم وی شریف عمر نے نظم پڑھی۔

محترم محمد شفیع اللہ صاحب صوبائی امیر کرناٹک نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا آپ نے جلسہ میں مختلف مذاہب کے نمائندہ معززین کو خوش آمدید کہا بعدہ مکرم میجے عطاء الرحمٰن صاحب نائب صدر جماعت شموگہ و مکرم سید جمیل احمد صاحب سیکرٹری امور عامہ نے حاضر مقررین کی گلپوشی کی۔ اجلاس کی پہلی تقریر مکرم ایم پی ابراہیم صاحب آف بنگلور نے کنڑ زبان میں موعود اقوام عالم کے موضوع پر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں مختلف مذاہب کی کتب مقدسہ کے حوالہ جات سے مسیح موعود کی صداقت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ کسی مذہب میں منافرت نہیں ہے مذہب کے ٹھیکیداروں کی وجہ سے منافرت اور فسادات برپا ہو رہے ہیں۔ موعود زمانہ نے صلح کیلئے بہترین اصول بیان فرمائے جن پر عمل کی ضرورت ہے۔

بعدہ فادر فلیکس جوزف نورونہ Fr. Felix Joseph Noronha Parish Priest Sa-credhard Cathodrel Shmoge نے عیسائیت کی نمائندگی میں تقریر کرتے ہوئے جلسہ کے انتظامات کو سراہا اور خوشی کا اظہار فرمایا۔ شری آر پر شیوناتھ بی کام نے جین دھرم پر اپنے خیالات کا اظہار کیا جناب بہادر سنگھ سکھ گورودوارہ شموگہ نے سکھ دھرم پر اپنے خیالات بیان فرمائے۔ محترم پروفیسر عبد الجلیل ایم ای امیر جماعت احمدیہ پنگاڑی نے انگریزی میں اسلام کی خوبیاں بیان کیں۔ بعدہ ناصرات الاحمدیہ شموگہ نے ترانہ خوش الحانی سے سنایا۔ اجلاس کی چھٹی تقریر محترم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ کیرالہ نے اسلام اور مذہبی رواداری کے موضوع پر کی آپ نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے واقعات کی روشنی میں اسلامی تعلیمات بیان کیں۔ آخری تقریر جناب ڈاکٹر شیو مورتی شیواچاریہ مہاسوامی جی بھر ہن مٹ سریگرے نے کی آپ نے اپنی تقریر میں بتایا آج انسانیت کی بہت ضرورت ہے۔ آپ نے مکرم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ کیرالہ کی تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ کچھ نئی باتیں ہم نے سنی جواب تک ہمیں معلوم نہیں تھیں آخر پر محترم جمیل احمد صاحب ناصر ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ نے مختصر خطاب فرمایا۔ اس دن جلسہ کی کارروائی کی ریکارڈنگ دوردرشن بنگلور اور ذی ٹی وی نے کی جلسہ کے آخر پر دعا کے بعد کارروائی ختم ہوئی۔

مورخہ ۱۰ر مئی کو نماز فجر و درس کے بعد تمام امراء صدر صاحبان و اسٹیٹ امراء مبلغین و معلمین کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ و مکرم مولوی ایوب صاحب ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون نے احباب کے ساتھ مختلف تبلیغی و تربیتی امور کے متعلق مشورے کئے۔

ٹھیک سوا دس بجے مکرم میر الدین صاحب امیر جماعت سکندر آباد کی زیر صدارت مولوی ایم ظفر احمد صاحب آف کیرالہ کی تلاوت کلام پاک کے ساتھ تربیتی جلسہ شروع ہوا نظم مکرم محمد عزیز صاحب آف چنتہ کنٹہ نے سنائی۔ پہلی تقریر مالی قربانی اور جماعت احمدیہ کے عنوان پر مکرم مولوی نذیر الاسلام صاحب مبلغ یادگیر نے کی دوسری تقریر دعوت الی اللہ اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر خاکسار صغیر احمد ظاہر نے کی۔ برکات خلافت کے موضوع پر مکرم مولوی کے محمود صاحب کیرالہ نے ملیالم میں تقریر کی میر سراج الحق مع خدام آف شموگہ نے ترانہ سنایا مکرم خلیل احمد صاحب آف سورب نے موعود اقوام عالم کے عنوان پر کنڑی زبان میں اور مکرم عبد الروف صاحب سرکل انچارج نے تحریک وقف عارضی اور تربیت نو مبائعین کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ مکرم محمود منصور نوجوان آف مدراس نے بزبان انگریزی تربیت اولاد اور ہماری ذمہ داریاں تقریر کی۔ عزیزہ سلمہ فارس آف دیودرگ نے نظم خوش الحانی سے سنائی۔

آخری تقریر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوۃ و تبلیغ نے حالات حاضرہ اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں کے موضوع پر فرمائی۔

آخر پر صدر جلسہ نے مختصر الفاظ میں احباب جماعت خصوصاً عہدیداران کو نصیحت کی کہ سچائی کے واسطے جہاد شروع کریں خود سچائی پر قائم ہو کر باقی افراد کیلئے نیک نمونہ بنیں دعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

اسی روز ذی ٹی وی کے وفد نے مسجد احمدیہ اور نمائش کی Coverage کی نیز محترم صوبائی امیر صاحب کرناٹک' محترم حافظ صالح محمد صاحب الہ دین صدر جماعت احمدیہ اور دیگر افراد کے انٹرویو ریکارڈ کئے پہلے دن کے جلسہ کے اختتام پر رات کو مجلس تحفظ ختم النبوۃ کی طرف سے ہینڈ بل تقسیم کئے کہ جلسہ کا بائیکاٹ کریں۔ ہر طرح جلسہ کی کارروائی کو روکنے کی تدبیر ہوئی۔ بنگلور کے اردو اخبارات پاسبان و سالار میں بھی جلسہ میں شرکت نہ کرنے کی تحریک کی گئی۔

الحمد للہ ہمارا جلسہ تو ان کی پھونکوں سے نہ روکا جاسکا البتہ اسی دن جلسہ سیرت النبی کا انعقاد شاندار طریق پر ہوا۔ جسکی ریکارڈنگ آکاش وانی (آل انڈیا ریڈیو بھدروائی) نے کی اور مورخہ ۹۸۔۵۔۱۳ رات سوا نو بجے سے ساڑھے نو بجے تک تقاریر مختصراً نشر کرتے ہوئے بتایا کہ احمدیہ جماعت نے سیرت النبی کا شاندار جلسہ منایا جس کی آج ضرورت ہے۔

جلسہ کی مخالفت کرنے والوں پر خدا کی ناراضگی قہر بن کر پڑی اور وہ آپسمیں لڑائی کر کے پولیس اسٹیشن اور ہسپتال میں داخل ہوئے دوسرے دن کے کنڑ اخبار میں اوپر نمایاں سرخی سے سیرت النبی کے جلسہ کی رپورٹ اور نیچے اُن کی بد بختی اور لڑائی کا ذکر تھا۔

جلسہ سیرت النبی ﷺ

کو ٹیمپور نگا مندرا میں ٹھیک سوا پانچ بجے محترم اے پی کنجا مو صاحب امیر کیرالہ کی زیر صدارت مکرم مولوی کے محمود صاحب کی تلاوت کلام پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ مکرم احمد کویا صاحب نے تلاوت کا انگریزی ترجمہ سنایا بعدہ مکرم محمود احمد صاحب ایم آئی نے نظم سنائی۔ صدر جلسہ نے انگریزی زبان میں جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ کیرالہ نے "آنحضرت ﷺ کے متعلق کتب مقدسہ میں بشارات کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر بزبان انگریزی مہمان خصوصی پروفیسر پی وینکٹ رامیا وائس چانسلر کو ٹیمپو یونیورسٹی نے کی آپ نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ حضرت محمدؐ عظیم کردار کے مالک تھے جنہوں نے وحدانیت کے قیام کیلئے ہر ممکن کوشش کی موصوف کی تقریر کے بعد آپ کے ذریعہ تبلیغ ہدایت کے ترجمہ کنڑا کا اجراء کرایا گیا محترم صوبائی امیر صاحب کرناٹک نے گل پوشی کی اور محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے قرآن مجید انگریزی ترجمہ اور لٹریچر کا تحفہ موصوف کی خدمت میں پیش کیا۔

تیسری تقریر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری نے حالات حاضرہ کے متعلق آنحضرت کی پیشگوئیاں پر کی بعدہ نظم میر سراج الحق صاحب نے خوش الحانی سے سنائی۔

مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد نے آنحضرت ﷺ بحیثیت داعی کامل کے موضوع پر نیز مکرم محمد یوسف صاحب آف بنگلور نے سیرت النبی کے عنوان کے تحت اور مکرم محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلعم سے عشق کے موضوع پر تقاریر کی۔ جلسہ کے آخر پر محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری نے تمام مہمانوں اسی طرح پریس والوں مقامی افسران اور انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا صدر جلسہ کی اجازت سے دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

(باقی صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں)

مجلس انصاراللہ بھارت کے اکیسویں سالانہ اجتماع سے متعلق

ضروری ہدایات

مکرمی ومحترمی زعیم صاحب مجلس انصاراللہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اُمید ہے آپ جملہ اراکین انصاراللہ خدا کے فضل سے بخیریت ہوں گے۔ قبل ازیں اخبار بدر میں شائع شدہ اعلان کے ذریعہ آپ کو علم ہو چکا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے امسال مجلس انصاراللہ بھارت کا اکیسواں سالانہ اجتماع مورخہ 12-11 اکتوبر 1998 بروز اتوار۔ پیر منعقد ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ۔

واضح رہے کہ ہمارا اجتماع خالصۃً مذہبی اور روحانی اجتماع ہے جس کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل ہدایات ضروری ہیں۔ نوٹ فرمالیں۔ اس کے مطابق ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔

۱۔ جملہ ناظمین علاقائی اور زعماء کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو شریک کرنے کیلئے ابھی سے خاص کوشش فرمائیں۔ اور آنے والے نمائندگان کی معین تعداد سے مطلع کریں تاکہ اُن کے قیام اور طعام کا انتظام کیا جاسکے۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا تاکیدی ارشاد ہے کہ "مجالس کی سوفیصدی نمائندگی ہونی چاہئے"۔

۲۔ مرکزی سالانہ اجتماع میں ناظمین علاقائی اور زعماء کرام کی شرکت ضروری ہے۔ بامر مجبوری اگر آپ کی شرکت ممکن نہ ہو تو اپنا قائم مقام اپنی تصدیقی چٹھی کے ساتھ ضرور بھجوائیں۔

۳۔ سالانہ اجتماع میں بیرونی مجالس کے علاقائی اور مقامی عہدیداران کو بھی تقریر کا موقع دیا جاتا ہے جس کیلئے اپنی تبلیغی اور تربیتی مساعی کا خلاصہ بطور خاص نوٹ کر کے ہمراہ لائیں۔

۴۔ دفتر انصاراللہ بھارت کی طرف سے اجتماع کے موقعہ پر پیش کی جانے والی سالانہ رپورٹ کارگزاری چونکہ دوران سال مجالس کی طرف سے موصولہ ماہانہ اور سالانہ رپورٹ ہائے کارگزاری کی روشنی میں مرتب کی جاتی ہے اس لئے جملہ ناظمین علاقہ اور مقامی سے گزارش ہے کہ وہ دوران سال اپنی اور اپنے حلقہ کی مجالس کی کارروائی پر مشتمل مجموعی سالانہ رپورٹ مرتب کر کے یکم اکتوبر ۱۹۹۸ء تک دفتر انصاراللہ بھارت قادیان کو پہنچا دیں تاکہ ان کی رپورٹ کارگزاری دفتر مرکزیہ کی طرف سے اجتماع میں پیش کئے جانے کے علاوہ شائع بھی کی جاسکے۔

۵۔ مجلس انصاراللہ بھارت میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کیلئے گزشتہ پانچ سال سے باقاعدہ ایک سب کمیٹی موازنہ مجالس تشکیل دی جاتی ہے جو ہر مجلس کی سال بھر کی کارکردگی کا جائزہ لے کر اول۔ دوم۔ سوم قرار پانے والی مجالس کے ناموں کی سفارش کرتی ہے۔ امسال بھی سب کمیٹی موازنہ مجالس کی مساعی بسلسلہ دعوت الی اللہ کے چندہ جات کی سوفیصدی وصولی۔ امتحان دینی نصاب میں شمولیت کی نسبت ماہانہ کارگزاری کی باقاعدہ ترسیل۔ فارم تجنید و تشخیص بجٹ کی بروقت تکمیل تعمیر گیسٹ ہاؤس و دفتر مجلس انصاراللہ بھارت کے عطایا میں معیاری اور نمایاں شرکت۔ گزشتہ سالانہ اجتماع میں مناسب نمائندگی اور مقامی اجتماع کا انعقاد وغیرہ وغیرہ کا جائزہ لے گی۔ ضروری تفصیل کیلئے لائحہ عمل کو ضرور ملحوظ رکھیں۔

۶۔ اسی طرح امسال گذشتہ سال کی طرح درج ذیل عنوان پر سیمینار منعقد ہوگا۔ سیمینار کا موضوع ہوگا۔ دعوت الی اللہ اور تربیت نومبائعین۔

۷۔ حسب سابق امسال بھی علمی و ورزشی اور ذہنی مقابلہ جات کے پروگرام ہوں گے جن کی تفصیل بھی شائع کی جارہی ہے۔ مجالس کو چاہئے کہ وہ ان مقابلہ جات میں شمولیت کیلئے موزوں نمائندگان کا انتخاب کر کے انہیں پوری تیاری کے ساتھ قادیان روانہ فرمائیں۔

۸۔ دور دراز کے علاقوں سے تشریف لانے والے احباب اپنی واپسی ریزرویشن کیلئے دفتر انصاراللہ بھارت کو قبل از وقت اطلاع دیں۔

۹۔ ۳۰ ستمبر تک چندہ انصاراللہ کے ۹ ماہ کے چندہ کی رقم سوفیصدی وصول ہونی چاہئے۔ زعماء کرام وصول شدہ رقم کی ترسیل کا جلد انتظام فرمادیں۔

۱۰۔ کوشش کی جائے کہ اس اجتماع میں ہر مجلس سے نومبائعین کی شمولیت بھی ہو۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے ہمارے اس روحانی اجتماع کو ہر جہت سے کامیاب کرے جملہ شرکاء اجتماع کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور انہیں اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔ والسلام

خاکسار

صدر کمیٹی سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت قادیان

STAR

☎ 543105

CHAPPALS

WHOLE-SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS

105/661, OPP, BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY

KANPUR-1- PIN 208001

سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت کے علمی / دینی / ورزشی مقابلہ جات

12-11 اکتوبر 1998

علمی مقابلہ جات :

۱۔ مقابلہ حسن قرأت۔ (وقت ۳ منٹ)۔ ۲۔ نظم خوانی (وقت ۳ منٹ) ۳۔ تقریر (وقت ۵ منٹ) ۴۔ مشاہدہ و معائنہ۔ عناوین تقاریر درج ذیل ہوں گے۔

۱۔ خلافت رابعہ کی برکات۔ ۲۔ ہمارا سالانہ اجتماع۔ ۳۔ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی برکات۔ ۴۔ پابندی نماز۔ ۵۔ فضائل قرآن مجید۔

ورزشی مقابلہ جات :

۱۔ رسہ کشی۔ ۲۔ جیولنگ تھرو۔ شاٹ پٹ (گولہ پھینکنا)۔ والی بال

صف اول : کے انصار کی بھی دلچسپ کھیلیں ہوں گی۔

نوٹ : (۱) ایک سے چار نمبر تک کے کھلاڑیوں کی ٹیمیں سیٹ کر کے اپنے ہمراہ لائیں۔

نوٹ : (۲) تقاریر اردو اور انگریزی زبان میں کی جاسکیں گی۔

نوٹ : (۳) زعماء مجالس علمی مقابلہ جات اور ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لینے والے انصار کے نام یکم اکتوبر تک بھجوا دیں۔

نوٹ : (۴) علمی مقابلہ جات میں جج اور ورزشی مقابلہ جات میں ریفری کا فیصلہ آخری ہوگا۔

نوٹ : (۵) مقابلہ جات میں وقت اور ڈسپلن کی پابندی کا خاص خیال رکھیں۔

(صدر کمیٹی سالانہ اجتماع انصاراللہ بھارت)

رپورٹ جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

لجنہ اماء اللہ کانپور نے ۲۸ جون کو جلسہ سیرۃ النبی منعقد کیا جس میں ۱۵ ممبرات نے حصہ لیا۔ تلاوت محترمہ نیلم کوثر صاحبہ نے کی۔ محترمہ شگفتہ ناز صاحبہ کے عہد دہرانے کے بعد محترمہ ثمینہ ناز صاحبہ نے نعت خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ محترمہ سروری بیگم صاحبہ اور محترمہ ساجدہ پروین صاحبہ۔ محترمہ وسیم جہاں صاحبہ۔ محترمہ نیلم کوثر صاحبہ نے رسول کریم ﷺ کی سیرت طیبہ پر تقاریر کیں۔

(شگفتہ ناز۔ سیکرٹری لجنہ کانپور)

لجنہ اماء اللہ دہلی نے ۳۱ مئی کو سات بجے مشن ہاؤس میں جلسہ منعقد کیا محترمہ بشریٰ ابرار صاحبہ کی تلاوت اور عزیزہ فرحانہ کی نظم خوانی کے بعد محترمہ لمۃ الحفیظ صاحبہ صدر لجنہ محترمہ بشریٰ ابرار صاحبہ۔ محترمہ شہناز بیگم صاحبہ اور آخر پر صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ دُعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(لمۃ الحفیظ۔ صدر لجنہ دہلی)

ولادت

☆۔ عبدالرحیم خان صاحب آف بھدرواہ کو اللہ تعالیٰ نے دو بچیوں کے بعد نرینہ اولاد سے نوازا ہے یہ بچہ مکرم محمد صدیق صاحب فانی مرحوم کا نواسہ اور مکرم عبدالرحمٰن صاحب خان بھدرواہ کا پوتا ہے زچہ بچہ کی صحت و سلامتی اور خادم دین ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ مکرم رحیم خان صاحب نے اعانت بدر میں 100 روپے دئے ہیں۔

☆۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو 98-7-18 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "حزقیل احمد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر علی صدیقی صاحب کا پوتا اور مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کا نواسہ ہے۔ نومولود کی صحت و سلامتی درازی عمر اور صالح خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(ارشد علی صدیقی قادیان)

We offer professional service in buying, selling of properties for all your real Estate requirement in Bangalore and Karnataka

Contact:-

CHOICE REAL ESTATE

327 Tipu Sultan palace Road

Fort Banglore 560002, ☎ 6707555

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES

AMBASSADOR

&

MARUTI

P, 48 PRINCEP STREET

CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N 61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol - 47 Thursday, 30th July 1998 Issue No : 31

☎ (091) 01872-20757
20091
FAX (091) 01872-20105

ایڈیٹر اخبار منصف حیدر آباد کے نام کھلا خط

محترم ایڈیٹر صاحب اخبار منصف حیدر آباد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اُمید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے۔ آپ کے اخبار مورخہ 22.6.98 صفحہ 8 پر دہلی میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے زیر عنوان مولانا اسعد مدنی صاحب کا بیان شائع ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں عرض ہے کہ مولانا اسعد مدنی صاحب اور دیگر مولوی صاحبان کے احمدیہ جماعت پر اعتراضات اور۔ گھٹیا قسم کے نازیبا الزامات کوئی نئی بات نہیں بلکہ (یہ لاعلاج مرض کیطرح) انتہائی پرانی عادت ہے جو انہیں اپنے سے قبل علماء سے وراثتاً ملی ہے۔

تاریخ گواہ ہے اور زمانے کے حالات اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ جب جب علماء کا اثر عوام پر سے اٹھتا گیا اور انکا اعتماد ختم ہوتا گیا یا جب بھی علماء کو یا سیاستدانوں کو اپنی سیاسی بقا کی ضرورت پڑی انہوں نے جان بوجھ کر صرف تحفظ ختم نبوت کے مسئلے کا سہارا لیا لیکن انہیں عوام نے ہمیشہ شک و شبہ کی نظر سے دیکھا اور انہیں دھتکار دیا۔ جماعت احمدیہ کے شدید ترین مخالفین۔ ا۔ شاہ ملک فیصل ابن سعود۔ ۲۔ شاہ ایران رضا شاہ پہلوی۔ ۳۔ ذوالفقار علی بھٹو سابق وزیر اعظم پاکستان اور اپنے وقت کے عامر و جابر فرعون وقت حکمران ضیاء الحق کا انجام آپ کے سامنے ہے اور علماء میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی' مولوی ثناء اللہ امرتسری' پھر احراری لیڈر عطاءاللہ شاہ بخاری وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے ان مخالف جماعت علماء کی مخالفانہ تحریرات و تقاریر نے جماعت احمدیہ کی ترقی و ترویج میں کھاد کا کام دیا۔

موجودہ صورتحال میں مولانا اسعد مدنی صاحب کی سیاسی پوزیشن بے حد کمزور بلکہ خطرہ میں ہے سلئے حسب عادت اپنی موجودگی کا احساس دلانے کیلئے اور اپنی گرتی ہوئی سیاسی ساکھ کو جمانے کیلئے ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد اور پھر اس میں جماعت حمدیہ کے خلاف عوام کو غلط سلط باتیں بتا کر انہیں شتعال دلایا ہے۔

حق کو پانے کی توفیق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ی دیتا ہے جیسا کہ فرمایا وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ۔ تضرت رسول کریم ﷺ کے زمانے میں ہی اس قت کے جید علماء' عتبہ شیبہ' ابوجہل' ابولهب غیرھم کو اُس سراپائے نور کو پہچاننے اور حق کو نلیم کرنے کی توفیق نہیں ملی اور یہ محض اپنی دولت ر علم اور شہرت کے سبب بلکہ جہالت کی بنا پر حق سے محروم رہے جبکہ حضرت بلالؓ حضرت ابو بکرؓ ر دیگر اصحاب جن میں کمزور غلام اور ان پڑھ تھے ن کو اللہ تعالیٰ نے حق کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

عام پبلک سے زیادہ علماء کا فرض ہے کہ وہ حقیقت کو تسلیم کریں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعوے کو پرکھیں۔ قرآن کی آیات اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حدیثوں کی روشنی میں اور ان پر ایمان لائیں۔ مگر جیسا کہ عام وطیرہ رہا ہے کہ علماء کبھی بھی کسی بھی نبی مصلح پر بآسانی ایمان نہیں لائے بلکہ ہمیشہ ہر وقت نبیوں کو' صلحاء کو تکالیف دی گئیں اور ان پر کفر کے فتوے صادر کیئے گئے۔

محترم ایڈیٹر صاحب! احمدیوں اور غیر احمدیوں میں اختلاف ختم نبوت پر قطعی نہیں بلکہ صرف حضرت عیسیٰؑ کی شخصیت کے تعین پر ہے۔ جس آیت کلام پاک اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ (آل عمران: ۵۶) [یعنی اور جب کہا اللہ نے کہ اے عیسیٰ میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور تجھے اپنی طرف رفعت دینے والا ہوں] سے غیر احمدی علماء یہ تاویل کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان پر اپنے جسم کے ساتھ اٹھا لئے گئے اور ابھی تک چوتھے آسمان پر زندہ بھی ہیں۔

یہی آیت اسبات کی کھلی کھلی نشاندھی کرتی ہے کہ پہلے حضرت عیسیٰ کو وفات (مُتَوَفِّیْکَ) دی گئی اور مابعد ان کے درجات بلند کئے گئے (رَافِعُکَ) سنت اللہ ھیکہ اللہ تعالیٰ اپنی ہر بات کا ثبوت قرآن مجید میں مہیا کر دیتا ہے مثلاً سورۃ الاعراف: ۱۷۷۔ سورۃ البقرہ: ۲۵۴۔ سورۃ مریم ۵۸ وغیرہ اور تو اور نماز میں بین السجدتین جو دُعا کی تلقین ہے وہ اسطرح ہے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْفَعْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْزُقْنِیْ جہاں اس دُعا میں ایک حقیر عاجز بندہ اپنی ذات کیلئے مغفرت بخشش رحم و کرم و ہدایت اور رزق کیلئے دعا مانگتا ہے وہیں اپنی ذات کیلئے بلندی درجات کی بھی انکسار کے ساتھ بارگاہ رب العزت میں دُعا کرتا ہے۔

پس عوام الناس کیلئے اور علماء صاحبان کیلئے مقام غور و خوض ھیکہ کسطرح وہ حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر زندہ جان کر اور مان کر اور زبان سے اقرار کر کے عیسائیت کی تبلیغ میں عیسائیوں کا ساتھ دے رہے ہیں۔ بھلا کوئی نفس کوئی شخص اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر دو ہزار سال سے زندہ رہ سکتا ہے؟ اگر واقعی کسی نے ہزاروں سال آسمان پر زندہ ہی رہنا تھا تو پھر وہ شخصیت صرف اور صرف حضرت خاتم الانبیاء خاتم المرسلین خیر البشر حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہی ہو سکتی تھی وہی شخصیت جسکے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ۔

افسوس صد افسوس مسلمانوں کے اسی عقیدہ کی بناء پر کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں آج کئی مسلمان عیسائی منادوں کی تبلیغ کے نتیجے میں عیسائیوں کے چنگل میں پھنس کر عیسائی ہو گئے تسبیح چھوڑ کر بپتسمہ لے لیا۔

معراج کا واقعہ بھی اسبات کی تصدیق کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ وفات شدہ نبی ہیں۔ چونکہ آنحضرت صلعم نے وہاں موجود فوت شدہ نبیوں کو دیکھا اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی شامل تھے۔ بھلا فوت شدہ افراد میں زندہ شخص رہ سکتا ہے؟۔

نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائے گا
ارے اک اور جھوٹوں پر قیامت آنے والی ہے
خدا رسوا کرے گا تم کو میں اعزاز پاؤں گا
سنو اے منکرو اب یہ کرامت آنے والی ہے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر زندہ موجود رہنے کے تعلق سے کیا اصحاب رسول اللہ لاعلم تھے؟ یا پھر (نعوذ باللہ) اُن کا علم اور قابلیت آج کے علماء سے کمتر تھی؟ جب آنحضرت صلعم کا وصال ہوا تب حضرت ابو بکر صدیقؓ نے قرآن مجید کی آیت تلاوت فرمائی جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جتنے بھی نبی دنیا میں آئے یا تو وہ فوت ہو گئے یا شہید کر دیئے گئے۔ اس پر تمام اصحاب رسول خاموش ہو گئے کسی نے بھی یہ اعتراض نہیں کیا کہ حضرت عیسیٰ تو آسمان پر زندہ موجود ہیں۔

پس مسلمانوں کا عظیم اجماع جو حضرت رسول کریم کے انتقال پر ہوا تھا اس بات کو جانتا تھا اور مانتا تھا کہ تمام نبیوں کیطرح حضرت محمد رسول اللہ کا بھی انتقال سنت الٰہی کے تحت ہوا ہے اور کوئی بھی نبی آسمان پر زندہ نہیں۔

پھر آج کے مسلمانوں اور مسلم علماء کا دائرہ اسلام اتنا تنگ ہے کہ شاید وہ حضرت عیسیٰؑ کے آسمان سے زندہ (بفرض محال اگر واقعی حضرت عیسیٰ آسمان سے زندہ جسم کے ساتھ زمین پر اتر آئیں) اتر آنے کو قبول بھی نہ کر سکیں گے۔

اگر دیوبندیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو آسمان سے نازل ہوتے دیکھ کر قبول کر لیا تو پھر حضرت عیسیٰؑ بھی بریلویوں کے مطابق کافر۔ بریلویوں نے آسمان سے نازل عیسیٰؑ کو اپنے حلقہ میں شامل کر لیا تو پھر دیوبندیوں کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کافر۔ سنیوں نے بوقت نزول عیسیٰ کو اپنے حلقہ بگوش کر لیا تو شیعوں کے مطابق کافر اور اگر شیعوں نے حضرت عیسیٰ کو اپنے حلقے میں لے لیا پھر تمام غیر شیعہ فرقوں کے مطابق کافر اور اسطرح دائرہ اسلام سے خارج۔

اب آپ ہی بتلایئے کہ بھلا بیچارے مظلوم عیسیٰؑ آخر جائیں تو کہاں جائیں کیا پھر زندہ آسمان پر دوبارہ واپس چڑھ جائیں کس طرح وہ علماء کے توپ و تفنگ اور کفر کے فتوؤں سے بچ سکیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے سے اپنے آپ کو بچا سکیں۔

بھلا ہمارے مسلم علماء عیسیٰؑ کو آسمان سے اترتا دیکھ کر قبول کر لیں گے؟ یہودیوں کیطرح بولیں گے ہمارے سامنے آسمان پر جاؤ اور پھر اترو۔ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۴ء میں اختتامی اجلاس کو مخاطب کرتے ہوئے تمام دنیا کے علماء' مولویوں کو فرمایا "امتِ محمدیہ کے مسائل کا اصل حل تو مسیح کے نازل ہونے میں ہے اور ان کے ذریعہ مسلمانوں کو عالمی غلبہ نصیب ہوگا۔ اس صدی کے ختم ہونے میں چند سال باقی ہیں میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ تم سب ملکر اگر کسی طرح مسیح کو اتار دو صدی سے پہلے پہلے تو میں تم میں سے ہر ایک کو ایک کروڑ روپیہ دوں گا۔ سب مولویوں کو دوبارہ چیلنج دیتا ہوں جو یہ دعوی کردے کہ میری کوشش سے اترا ہے۔ میں بغیر بحث کئے اس کی بات مان جاؤں گا اور ایک ایک کروڑ روپیہ کی تھیلی ہر ایک کو پہنچا دی جائے گی۔ مسیح کو اتار دو اور جھگڑا ختم کرو میں اور میری ساری جماعت پہلے ہی مسیح کو مانے ہوئے ہے ایک اور مسیح کو ماننے میں کیا حرج ہے۔ (خلاصہ اختتامی اجلاس مطبوعہ بدر ۱۲ر۵ جنوری ۱۹۹۵ء)

میرے عزیز دوست۔ میرے بھائی آپ صحافی ہیں اچھے اور برے کی پہچان کر سکتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا لٹریچر کروڑوں کی تعداد میں شائع ہو چکا ہے اور ساری دنیا کے سعید روحوں اور حق شناساؤں کو راغب کر رہا ہے۔ ہمارا ٹی وی Muslim (MTA) Television Ahmadiyya ساری دنیا میں 24 گھنٹے اپنی ٹیلی کاسٹ میں سارے عالم کو تعلیمات اسلام سے روشناس کروا رہا ہے اور درس کلام پاک۔ تفسیر و سیرۃ نبی صلعم کو دنیا کی مختلف زبانوں میں مختلف اقوام ر ممالک میں روشناس کر رہا ہے جو مقام عالم اسلام میں جماعت احمدیہ کو حاصل ہے وہ کسی اور کو حاصل نہیں۔ یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے مبعوث کردہ امام کو شناخت کرنے سے اور اس کی موجودگی کی برکت سے ہے۔ ہم احمدی مسلمان اپنے امام عالی مقام کے ہر حکم پر لبیک کہتے ہوئے اپنی جان مال عزت و آبرو کو قربان کرتے ہوئے اور مالی جہاد کرتے ہوئے علم اسلام کو بلند رکھنے کا عہد کرتے ہیں اور اس عہد کی تکمیل میں جان جان آفرین کے سپرد کرنے کو اپنی خوش نصیبی سمجھتے ہیں۔

ہماری جماعت کے خلاف لگائے جانے والے الزامات۔ کذب و افترا کی اس نہایت شر انگیز عالمی مہم کے جواب میں امام جماعت احمدیہ عالمگیر نے تمام دنیا کے مولوی صاحبان کو مباہلے کا کھلا چیلنج دیا تھا۔ ایک نسخہ آپ کے مطالعے کیلئے بھجوا رہا ہوں تا حقیقت آپ پر واضح ہو جائے۔

احمد عبدالحکیم حیدر آباد

ڈیزائننگ و کمپوزنگ: کرشن احمد۔ مصباح الدین قادیان